بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

بدر

VP. 36
Amount to be recovered
Rs. As.
KADIAN

رجسٹرڈ

نمبر — نمبر

سلسلۂ القدیم جلد ۵ — سلسلۂ الجدید جلد ۲

ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیة والسلام مطابق جنوری ۱۹۰۶ء

جمعة المبارک

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

ای جہان منتظر خوش باش گامد ملستان	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو سو روپیہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عگ

عام قیمت مابعد سے — فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائینگے ان سے بحساب مابعد لی جائے گی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۲ر کا ٹکٹ آنا چاہیئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے۔ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جائیگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلٰوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفٰے مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکسے دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالٰی کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالٰی کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلٰی درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدرِ مسیح

۳۰ ۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ ۔ مطابق ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۰ ۔ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء کی سیر مین سنایا ۔ یوم تاتی السماء بدخانٍ مبین وتری الارض یومئذٍ خامدۃ مصفرۃ ۔

اُس دن آسمان ایک کھلا کھلا دھوان لائے گا ۔ یعنی آسمان ایک دخانی صورت کا عذاب زمین پر نازل کرے گا ۔ اور تو زمین کو دیکھے گا ۔ کہ ایک مردہ سی ہو گئی ہے ۔ اور راکھ کی طرح بن گئی ہے ۔ اور اُس پر بجائے سرسبزی کے زردی چھا گئی ہے ۔

۲۵ ۔ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء ۔ ۱ ۔ تاتی السماء بدخانٍ مبین
۲ ۔ یوم تاتی السماء بدخان مبین

القول الطیب

فرمایا ۔ خدا تعالیٰ ایک وحدت چاہتا ہے ۔ جو شخص اپنے بھائی کو بے جا رنج دیتا ہے ۔ جھوٹ خیانت یا غیبت مین حصہ لیتا ہے ۔ وہ اس وحدت کا دشمن ہے ۔

۲۲ ۔ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء ۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے اپنی تحریر کردہ پہلے سیپارہ کی تفسیر (جو میرٹھ مین چھپ رہی ہے) کا ایک حصہ سیر مین حضرت کی خدمت سنایا ۔ معجزات کا ذکر تھا حضرت نے فرمایا ۔

علوم طبعی ہمیشہ ایک رنگ پر نہین رہتے ۔ مگر خدا تعالیٰ کا کلام ہمیشہ سچا ہے ۔ پہلے طبعی والون کا خیال تھا ۔ کہ آسمان گردش کرتا ہے ۔ اور زمین متحرک ہے ۔ اب طبعی والون کا خیال ہے ۔ کہ زمین حرکت کرتی ہے ۔ دن بدن کی تحقیقات کا نتیجہ کچھ اور ہی نکلتا چلا آتا ہے ۔ ایک بات کو خدائی قول جان کر اس پر پختہ ہو جانا درست نہین ہے ۔ ہر ایک شے کے اصل سبب کو انسان پہنچ نہین سکتا ۔ صرف اس بات پر معجزات کا انکار کرنا کہ یہ بات ہم نے کبھی ہوتے نہین دیکھی جائز نہ ہوگا ۔ انسان قدرت کے سارے قوانین کا عالم نہین ہے ۔

فرمایا ۔ کہ صرف بدی کو ترک کرنا کوئی درجہ نہین رکھتا اس کے بالمقابل نیکی اختیار کرنی چاہیے ۔ ایک شخص کا ذکر ہے ۔ کہ وہ ایک دوست کے ہان دعوت کیواسطے گیا ۔ اس دوست نے بہت پر تکلف دعوت پکائی اور ہر طرح سے اس کی خاطر کی ۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہوا ۔ تو کہنے لگا ۔ کہ آپ نے میرے واسطے بہت تکلیف اٹھائی ۔ اور عمدہ کھانا کھلایا ۔ مگر مین نے بھی آپ پر ایک بھاری احسان کیا ۔ میزبان نے کہا ۔ کہ آپ بیان فرمائین ۔ تاکہ اور بھی زیادہ آپ کا مشکور اور ممنون احسان ہو جاؤن تب اس نے کہا ۔ کہ جب آپ گھر مین نہ تھے ۔ اور مین یہان اکیلا تھا ۔ اگر اس وقت مین آپ کے گھر کو آگ لگا دیتا ۔ تو آپ کا کئی ہزار روپے کا مکان اور اسباب سب جل کر راکھ ہو جاتا ۔

اس شخص نے ترک بدی پر فخر کیا ۔ لیکن اس مثال سے ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے ۔ کہ ترک بدی مین کوئی عمدگی اور فخر نہین ۔

عید الضحیٰ اور مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ کی پرانی اور نئی ضروریات پر گذشتہ ہفتہ کے پرچہ مین حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم ۔ اے کا مضمون شائع ہو چکا ہے ۔ اور اب اس کے متعلق کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین ۔ ہان چونکہ عید الضحیٰ کے دن بہت قریب آتے ہین ۔ اس واسطے آپ کو مدرسہ کی امداد کے واسطے عید فنڈ کے چندہ اور مساکین مدرسہ کے واسطے کہال قربانی کی رقم حسب معمول جمع کرنے کے لیئے یاد دہانی کرائی جاتی ہے ۔ ہر ایک ضلع کی کمیٹی کے واسطے ضروری ہے ۔ کہ وہ ہر ایک گاؤن مین اس کام کے واسطے آدمی مقرر کر دی تاکہ مدرسہ کی ضروریات کے واسطے کافی رقم جمع ہو جائے ۔

۱۵ ۔ فروری کو مدرسہ کا معائینہ جناب انسپکٹر صاحب مدارس حلقہ امرتسر معہ اپنے ایک نائب کے مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائینہ کرین گے ۔ شاخ دینیات کھولی جا چکی ہے ۔ جس کے واسطے مدرس بھی علیحدہ مقرر کیا گیا ہے ۔ اور طلبار کے واسطے وظائف بھی مقرر کرئے گئے ہین ۔ مدرسہ کی عمارت مین بھی بہت سی توسیع کی ضرورت ہے ۔

اخبار قادیان

۱ ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت آج کل بہ سبب دوران سر عموماً اچھی نہین رہتی بطور علاج صبح کے وقت سیر کے واسطے باہر تشریف لیجاتے ہین لیکن کسی کسی دن بہ سبب زیادہ دوران سر کے یہ بھی نہین ہو سکتا ۔

۲ ۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول روزانہ ہوتا ہے

۳ ۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب چند ضروری تصانیف کے لکھنے مین مصروف ہین ۔ اور معہ اپنے دو فرزندون کے اس جگہ رونق افروز ہین ۔

اختیار الاسلام

حصّہ چہارم

اختیار الاسلام حصّہ چہارم بجواب تہذیب الاسلام مصنفہ عبد الغفور مرتد عمدہ کاغذ پر خوش خط چھپکر شائع ہو گیا ہے ۔ خدا تعالیٰ نے اس مین ایسی برکت اور قبولیت ڈالی ہے کہ ہمارے مخالفین بھی خوبی کلام اور عمدگی جواب پر عش عش کرتے ہین ۔ اور لکھتے ہین ۔ کہ تہذیب الاسلام کے کئی جواب نکلے ہین ۔ مگر مرحبا کہ آج تعلیم الاسلام پڑھا ہے ... خدا مرزا صاحب کو زندہ رکھے جن کے دبستان سے ایسے ایسے ... فیضان حاصل کر رہے ہین اور آریون کی درندگی اور وساوس سے ہمین بچانیکی کوشش کرتے ہین ۔

درخواستین نام ماسٹر عبد الرحمٰن قادیان آوین

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود - ۲۷ - دسمبر ۱۹۰۶ء

اس وقت میری طبیعت علیل ہے۔ اور زیادہ بول نہیں سکتا۔ ایک ضروری وجہ سے چند کلمات بیان کرتا ہوں۔ کل میں نے سنا تھا۔ کہ ایک شخص نے کہا۔ کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے اور کچھ فرق نہیں۔ کہ یہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں۔ اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں۔ اور بس باقی سب عملی حالت۔ مثلاً نماز۔ اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج وہی ہے سو سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ بات صحیح نہیں۔ کہ میرا دنیا میں آنا صرف حیات مسیح کی غلطی کو دور کرنے کے واسطے ہے۔ اگر مسلمانوں کے درمیان صرف یہی ایک غلطی ہوتی۔ تو اتنے کے واسطے ضرورت نہ تھی۔ کہ ایک شخص خاص مبعوث کیا جاتا۔ اور ایک جماعت الگ بنائی جاتی۔ اور ایک بڑا شور برپا کیا جاتا۔ یہ غلطی در اصل آج نہیں پڑی۔ بلکہ میں جانتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ غلطی پھیل گئی تھی۔ اور کئی خواص اور اولیاء اور اہل اللہ کا یہی خیال تھا۔ اگر یہ کوئی ایسا اہم امر ہوتا۔ تو خدا تعالے اُسی زمانہ میں اس کا ازالہ کر دیتا۔ لیکن اس زمانہ میں بہت سی باتیں مسلمانوں کے درمیان ایسی داخل ہو گئی ہیں۔ جن کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ ہاں اس میں شک نہیں۔ کہ وفات مسیح کا مسئلہ اس زمانہ میں حیات اسلام کے واسطے ضروری ہو گیا ہے۔ اللہ تعالے بے شک ہر بات پر قادر ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے۔ کہ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ ایسے اُمور کے سخت مخالف ہے۔ جو دین کو ضرر پہنچانے والے ہوں۔ حیات مسیح کا مسئلہ اوائل میں صرف ایک غلطی تھی۔ مگر آج کل وہ ایک اژدہا ہے۔ جب عیسائیوں کا خروج زور سے ہوا اور انہوں نے مسیح کی زندگی کو ایک قوی دلیل اس کی خدائی کے واسطے پکڑی۔ اور کہا۔ کہ اگر کوئی دوسرا انسان ایسا کر سکتا ہے۔ تو آدم سے لے کر آج تک اس کی کوئی نظیر پیش کرو۔ اور در حقیقت اگر یہ بات صحیح ہوتی۔ جو عیسائی کہتے ہیں۔ کہ وہ زندہ آسمان پر چلا گیا اور عرش پر بیٹھا ہے۔ تو اسلام کے واسطے ایک ماتم کا دن ہوتا اسلام توحید کے واسطے آیا ہے۔ وہ نہیں چاہتا۔ کہ کوئی کمزوری باقی رہے۔ خدا تعالے واحد لاشریک ہے۔ اگر کسی دوسرے کو خصوصیت دی جاوے۔ تو یہ خدا تعالیٰ کی شان میں فرق لانا ہے اس بات سے دھوکا نہ کھاؤ۔ جو لوگ کہہ دیتے ہیں۔ کہ کیا خدا قادر نہیں۔ خدا تعالیٰ بے شک قادر ہے۔ لیکن تمام جہان میں سے کسی ایک شخص کو بعض وجوہ کی خصوصیت دینا جو دوسروں کے واسطے نہیں۔ ایک صریح شرک ہے۔ اور ایسے شخص کو گویا شریک الباری ٹھہرانا ہے۔ جو مسلمان اس زمانہ میں یہ عقیدہ پیش کرتے ہیں۔ کہ عیسےٰ اب تک زندہ چلا آتا ہے۔ وہ اسلام کے اندرونی دشمن اور اسلام کے واسطے **مار آستین** ہیں۔

توفی کے لفظ کے معنے جب تمام جہان کے انسانوں کے واسطے موت کے ہیں۔ جب یہود نصاریٰ اسلام تمام قوموں کی لغات میں اس لفظ کے معنے موت کے ہیں۔ تو پھر مسیح کے واسطے کیا خصوصیت ہے۔ کہ صرف ایک انسان کے واسطے اس لفظ کے معنے اور ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک موٹی بات ہے اور یہ مسئلہ در اصل ایسا باریک نہیں ہے۔ کہ اس کے واسطے کسی عظیم الشان مجدد کی ضرورت ہوتی۔ یہی لفظ توفی کا جب کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بولا جاتا ہے۔ تو اس کے معنے سوائے موت کے اور کچھ نہیں لئے جاتے۔ حالانکہ

اگر کوئی نبی زندہ ہے۔ تو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم ہی ہیں۔ بعض اکابر نے حیات النبی پر کتابیں لکھی ہیں۔ اور ہمارے پاس آنحضرت کی حیات کا ثبوت بھی موجود ہے۔ کیونکہ زندہ نبی وہ ہے۔ جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ جاری ہوں۔ سو خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو کبھی ضائع نہیں کیا۔ ہر صدی کے سر پر وہ ایسے آدمی بھیجتا رہا ہے۔ جو مناسب حال اصلاح کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے ہی یہ ذکر اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ محافظت کا لفظ ہی دلالت کرتا ہے۔ کہ مجدد پیدا ہوتے رہیں گے جب ایک صدی گذر جاتی ہے۔ اور پہلی نسل اٹھ جاتی ہے۔ اور پہلے عالم حافظ۔ اولیاء اور ابدال فوت ہو جاتے ہیں۔ تو دین کو تازہ رکھنے کے لئے خدا تعالےٰ اپنی طرف سے نئے آدمی پیدا کرتا ہے۔ ہر صدی کے سر پر ایسے مجدد پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جو غلطیوں اور بدعات اور سستیوں اور غفلتوں کو ان کے ذریعہ سے دُور کیا جاتا ہے۔ یہ خصوصیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو ملی ہے۔ اور یہی آپ کی حیات پر دلالت کرتی ہے۔ آنحضرتؐ کی برکات کے تاثیر ایسے تھے۔ کہ صحابہ نے جانیں دے دیں۔ اور آج تک لوگ ان برکات سے فیوض حاصل کر رہے ہیں۔ برخلاف اس کے حضرت عیسےٰ کی تاثیر کا یہ حال تھا۔ کہ اس کے سامنے ایک شاگرد نے تیس روپیہ لے کر پکڑوا دیا۔ اور دوسرے نے جو سب سے اول نمبر کا حواری تھا۔ مونہہ پر تین دفعہ لعنت ایسے نازک وقت میں کی۔ پھر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیر اور برکات اور قوت قدسی کا نتیجہ ہے۔ کہ قرآن شریف کی اس قدر حفاظت ہوئی۔ ہر زمانہ میں اور ہر ملک میں ہزاروں لوگ قرآن شریف کو یاد کرتے ہیں۔ اور سناتے ہیں۔ برخلاف اس کے انجیل کا پتہ ہی نہیں لگتا۔ کہ سچی انجیل کون سی ہے۔ اور جھوٹی انجیل کون سی ہے۔ پر یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ حضرت عیسےٰ کی حیات کے عقیدہ نے آج تک دنیا میں کیا بنایا ہے۔ اور کیا فائدہ بنی آدم کو پہنچایا ہے۔ سوائے اس کے کہ ۴۰ کروڑ انسان مردہ پرست بن گیا۔ بس پہلوں نے اگر وفات مسیح کے مسئلہ میں اجتہادی غلطی کھائی۔ تب بھی ان کو ثواب ہے۔ کیونکہ مجتہد کے متعلق لکھا ہے۔ کہ قد یخطی و یصیب۔ کبھی خطا کرتا ہے۔ اور کبھی صواب۔ مشیت الٰہی نے ان سے جو کچھ کرایا۔ سو کرایا اس میں بھی اسرار الٰہی تھے۔ خدا نے ایک معاملہ اُن سے مخفی رکھا اور وہ غفلت میں رہے۔ خدا جب چاہتا ہے۔ ایک بھید کو مخفی کرتا ہے۔ جب چاہتا ہے۔ ظاہر کر دیتا ہے۔ اب اس زمانہ کے لوگوں پر خدا تعالیٰ نے اس مسئلہ کی حقیقت کھول دی ہے۔ اس وقت اسلام تنزل کی حالت میں ہے۔ اور دن بدن عیسویت کا شکار ہوتا جاتا ہے۔ ایسے ہی مسائل روز بروز لوگوں کے کانوں میں پھونک کر وہ ان کو برگشتہ کر دیتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں چاہا ہے۔ کہ لوگوں کو متنبہ کر دے۔ ایک عیسائی سے پوچھنا چاہیئے اگر سب لوگ مل کر یہ عقیدہ قائم کر لیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ یہی کہ **عیسائیت دنیا سے نابود ہو جائے گی**۔ تعجب ہے۔ کہ عیسائی تو مسلمانوں کی گردن کاٹنے کے واسطے یہ ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ اور مسلمان بھی اپنی گردنیں کٹوانے کے واسطے ان کی امداد میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایسے وقت میں ان کی مثال یہی ہوتی ہے۔ کہ ع

یکے بر سر شاخ و بُن مے برید

سو اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے۔ کہ اس غلطی کو دور کرے۔ لیکن اس امر کو قائم کر کے اللہ تعالیٰ اور بہت سی غلطیوں کو دور کرنا چاہتا ہے اس وقت **توحید صرف زبان پر** رہ گئی ہے۔ سچا موحد کوئی نظر نہیں آتا۔ ہر ایک دل دنیا کی محبت میں غرق ہو رہا ہے۔ کسی کو دین کے واسطے ذرہ برابر کام کہا جاتا ہے۔ تو وہ سوچ بچار میں پڑ جاتا ہے۔ اس وقت دین غریب بے کس اور یتیم ہو رہا ہے۔ یہ کلمہ نہایت موزوں سچا اور بابرکت ہے۔ کہ **حب الدنیا راس کل خطیئۃ** دنیا کی محبت ہر بدی کی ابتدا ہے۔ اکثر لوگ دنیا ہی محبت کے سبب ہلاک ہو رہے ہیں۔ ورنہ وہ جانتے ہیں۔ کہ جس مذہب اور طریقہ کو انہوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ وہ اچھا نہیں۔ اکثر ہندو اور آریہ دل سے جانتے ہیں۔ کہ ان کے اصول اور فروع اچھے نہیں ہیں۔ ہزاروں عیسائی بخوبی آگاہ ہیں۔ کہ عیسےٰ ایک انسان تھا اور وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن دنیا کی محبت ہے۔ جو انہیں کچھ کرنے نہیں دیتی۔ اور زیادہ تر عیسویت کی امداد میں عورتیں ہیں جو جاہل ہیں۔ کہ شرک عورت سے ہی شروع ہوا ہے۔ اور عورتوں کے ساتھ ہی اس کا قیام ہے۔ یورپ کے عالم اور فاضل لوگ اس کے قائل نہیں رہے۔ اور در حقیقت عیسوی مذہب ہی ایسا ہی ہے۔ کہ فطرت انسانی اس کو دھکے دیتی ہے فطرت اس کو مان ہی نہیں سکتی۔ اگر درمیان میں دنیا کا تعلق اور محبت نہ ہوتی۔ تو ان کا ایک گروہ کثیر آج ہی مسلمان ہو جاتا۔ بعض لوگ مدت تک بظاہر عیسائی رہ کر بالآخر مرتے وقت یہ وصیت کر جاتے ہیں۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔ اور ہماری تجہیز و تکفین اسلام کے مطابق ہو

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

بدرِ منیر

۳۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح

گذشتہ اشاعت سے آگے

لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر

تاکہ خدا تیرے اگلے اور پچھلے ذنوب کو غفر کرے۔ اس آیت شریف کا حوالہ دے کر نبیوں کو گنہگار ٹھہرانے اور ثابت کرنے کے لئے بہت ہُوکے پیاسے اس زمانہ کے عیسائی لوگ جو حملہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عصمت پر کیا کرتے ہیں۔ اس کے دو جواب اُوپر دئے جا چکے ہیں۔ لیکن چونکہ انہیں آیات پر اور اسی مضمون پہ ایک عظیم الشان جلسہ میں بشپ لیفرائے کے ساتھ میرا مباحثہ سنہ ۱۹۰۰ء میں ہوا تھا جس کا سننا اکثر ناظرین کے واسطے نہایت دلچسپی کا موجب ہُوا کرتا ہے۔ اس واسطے میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ مختصر الفاظ میں اس مباحثہ کو اس جگہ درج کر دیا جاوے۔

معصوم نبی
اور
بشپ صاحب

ماہ مئی سنہ ۱۹۰۰ء میں جب کہ میں دفتر اکونٹنٹ جنرل میں ملازمت کے سبب لاہور میں قیام پذیر تھا۔ اور مخدومی مکرمی حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب کے ساتھ ایک مکان بیرون شہر میں رہا کرتا تھا۔ تو ایک دن ہم نے اچانک سُنا۔ کہ پادری لیفرائے صاحب نے تمام مسلمانوں کو دعوت کر کے ایک لیکچر دینے کا اشتہار دیا ہے۔ جو کہ انارکلی میں فورمن چیپل میں ہوگا۔ اور جس کا مضمون ہوگا۔ **معصوم نبی**۔ لیفرائے صاحب اب تک بھی لاہور کے بشپ اور پنجاب کے تمام پادریوں کے افسر یعنی لارڈ پادری صاحب ہیں۔ اس جلسہ کی خبر سُن کر شام کے وقت میں مقام جلسہ پر گیا۔ وہاں لوگ نہایت کثرت کے ساتھ پہلے ہی سے جمع تھے۔ کیونکہ لیکچر دینے والے صاحب بہت مشہور اور عیسائیوں میں ایک مانے ہوئے جید عالم اور مناظرہ و مباحثہ میں بہت مشق رکھنے والے لارڈ پادری صاحب تھے۔ اور بالمقابل تمام مولوی صاحبان کو بلایا گیا تھا۔ ہماری جماعت احمدیہ کے چند آدمی بھی موجود تھے۔ مگر ہم میں سے کوئی اس امر کے واسطے طیار ہو کر نہ آیا تھا۔ کہ پادری صاحب کے بالمقابل کھڑا ہو۔ اور یہ بھی خیال تھا۔ کہ لاہور کئی ایک اسلامی انجمنوں کا مرکز ہے جنہوں نے مخالفین اسلام کا مقابلہ کرنا اپنا فرض قرار دیا ہُوا ہے۔ اور بہت سے مولوی جیسے تھے وہ صاحبان خود جواب دے دیں گے۔ ہماری جماعت بھی قلیل تھی لیکن اثنائے گفتگو میں مخدومی جناب مولوی عبید اللہ صاحب نے عصمت انبیاء پر چند کلمات فرمائے۔ اور عصمت کے لفظ کو قرآن شریف میں **واللہ یعصمک من الناس** کی طرف اشارہ کہا۔ خیر یہ باتیں سرسری طور پر ہوگئیں۔ اور لیکچر کا وقت قریب ہونے کے سبب ہم لوگ چیپل ہال کے اندر چلے گئے۔ تھوڑی دیر میں لارڈ پادری صاحب بمعہ چند عیسائی انگریز اور دیسیوں کے تشریف لائے۔ لوگ بہت کثرت سے جمع ہو چکے تھے۔ کئی ہزار آدمی موجود تھا بنچوں اور گیلری کے سوائے بہت سے لوگ زمین پر اور چبوترے پر بیٹھے تھے۔ یا نیچے کھڑے تھے۔ اس قدر آدمی کثرت سے جمع ہو گئے تھے۔ کہ بالآخر باہر کا دروازہ بند کر دیا گیا تھا۔ بشپ صاحب نے اپنا لیکچر شروع کیا۔ قرآن شریف کی آیات اور احادیث پڑھ پڑھ کر یہ ثابت کرنا شروع کیا۔ کہ تمام انبیاء گنہگار رہے۔ ان کا دعوے تھا کہ میں ہر ایک بات قرآن شریف سے ثابت کروں گا۔ چنانچہ آدم کا ذکر کیا۔ کہ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ **فعصیٰ آدم**۔ پس آدم نے گناہ کیا ایسا ہی حضرت [illegible] کا ذکر کیا۔ اور دوسرے انبیاء کا ذکر کیا۔ اور بالآخر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا۔ اور ایک تو قرآن شریف کی یہی آیت پڑھی۔ جو اوپر لکھی ہے اور ایک یہ آیت پڑھی۔ **واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات**۔ اور ایک حدیث پڑھی۔ کہ مریم اور اس کے بیٹے کے سوائے باقی سب کی ولادت میں شیطان کا حصہ ہے۔ اور پھر کہا کہ دیکھو تمام انبیاء کے متعلق یہ بیان ہے۔ کہ انہوں نے گناہ کیا تھا۔ [illegible] ہمارے عیسے کے متعلق کہیں یہ لفظ نہیں۔ کہ اس نے کوئی گناہ کیا۔ اور انجیل میں بھی لکھا ہے۔ کہ وہ نور تھا۔ پس ثابت ہوا۔ کہ دنیا میں اگر کوئی معصوم ہے۔ تو صرف یسوع مسیح ہے۔ باقی سب گنہگار ہیں۔ پس بتاؤ ہم کس کو اپنا شفیع بنائیں۔ کیا اس کو جو گنہگار ہے۔ یا اس کو جو بے گناہ ہے۔

بشپ صاحب نے اس تقریر پر قریب [illegible] گھنٹے کے خرچ کئے۔ درمیان میں حدیث کے موقعہ پر بعض مسلمان بولے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ یا صحیح الفاظ اس طرح سے نہیں ہیں مگر بشپ صاحب نے درمیان میں بولنے سے لوگوں کو منع کیا اور کہا کہ بعد میں پندرہ منٹ اس بات کے واسطے رکھے گئے ہیں۔

چونکہ عاجز کو پادریوں کے ساتھ ملنے اور گفتگو کرنے اور ان کی کتابوں کے مطالعہ کرنے کا بہت موقع ملتا رہا ہے۔ اس واسطے میں بشپ صاحب کے ابتدائے تقریر ہی سے سمجھ گیا تھا۔ کہ یہ دجل کا جال کہاں سے پھیلنا شروع ہوا ہے۔ اور کہاں تک اس کا اثر جائے گا۔ تھوڑے ہی الفاظ سے میں جان گیا۔ کہ بشپ صاحب کہاں سے شروع ہوئے۔ اور کہاں پہنچیں گے میں نے محسوس کیا۔ کہ یہ حملہ نادان لوگوں کے ایمان پر نہایت سخت ہے۔ لیکن دوسری طرف جب میں نے نظر کی۔ تو مولوی ملانوں اور انجمن کے بزرگوں میں سے کسی کو میں نے نہ پایا۔ کہ وہ اس وقت کافی جواب دے سکے گا۔ اس خیال نے میرے دل پر ایک بڑا بھاری بوجھ رکھ دیا۔ اور دین محمدی کی حمایت نے میرے خون کو جوش دیا۔ میرے پاس اس وقت کوئی کتاب نہ تھی۔ اور نہ کتاب کے دیکھنے کا وقت تھا۔ نہ میں اپنے بزرگ مولویوں کو اور اپنے مرشد ہادی کو جو کسر صلیب کے واسطے مبعوث ہو کر آیا ہے۔ اس وقت اطلاع کر سکتا تھا۔ کہ وہ آوے اور دیکھے۔ کہ نبیوں کے سردار پاکوں کے پاک۔ راستبازوں کے راستباز کو گناہ گار اور خطا کار ثابت کرنے کے واسطے کس قدر کوشش کی جا رہی ہے۔ سب طرف میں نے اسلام کو گھرا ہوا پایا۔ اور اس کا کوئی شہسوار میدان کے اندر میں نہ دیکھتا تھا۔ تب میں نے سوچا۔ کہ اس وقت سوائے دعا کے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ کیونکہ سب دور ہیں۔ پر خدا بہت نزدیک ہے۔ تب میں اپنے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے قیام کے واسطے درد دل سے اپنے خدا سے دعا مانگنے لگا۔ اور دو گھنٹہ تک کہ پادری صاحب نے لیکچر دیا میں دعا کرنے اور درود شریف پڑھنے میں جوش اور درد کے ساتھ مصروف رہا۔ یہاں تک کہ خدا تعالے نے اپنی رحمت کا نزول مجھ پر کیا۔ اور آیت **واللہ یعصمک من الناس** کے ایک معنے میرے دل پر نازل فرمائے۔ اور میرے سینہ کو ایک انشراح عطا فرمایا۔ اور سارے بوجھ کو میرے اوپر سے اتار دیا۔ اور مجھے ایک ہمت اور شجاعت عطا کی۔ کہ میں خود اس میدان میں نکلوں۔ تب فریق مخالف کے دلائل مجھے بہت ہی حقیر نظر آئے اور کسی کا رعب قریب ہی سے میرے دل پر نہ تھا۔ پس میں طیار ہو گیا۔ کہ بشپ صاحب کے بیٹھتے ہی میں کھڑا ہو کر اپنی تقریر شروع کروں۔ اور اسلام کی حمایت کروں۔ اور خدا کے حبیب کی عزت کو اس میدان میں قائم رکھوں۔

چنانچہ جیسے ہی بشپ صاحب بیٹھ گئے۔ میں کھڑا ہو گیا سب سے پہلے میں نے لارڈ پادری کو اس طرح توجہ دلائی۔ کہ جیسا کہ انہوں نے خود مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کر کے اپنی تقریر سنائی ہے۔ ایسا ہی میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ پادری صاحب مسلمانوں کو بھی موقعہ دیں گے۔ کہ ان کی تقریر سنیں۔ (اس سے میرا منشاء یہ تھا۔ کہ آئندہ کوئی عظیم الشان جلسہ کیا جاوے جس میں مسلمانوں کو بھی ایسا دو چار گھنٹہ تقریر کرنے کا موقعہ ہو۔ چنانچہ بعد میں بشپ صاحب کو ایسے جلسہ کے واسطے حضرت مسیح کی طرف سے دعوت

کیا گیا تھا۔ مگر آپ نے نہ مانا۔ اس کا مفصل ذکر اپنے موقعہ پر ہوگا)۔ پھر میں نے کہا کہ لارڈ پادری صاحب نے دو گھنٹہ تک تقریر فرمائی ہے۔ اور ہمارے واسطے صرف پندرہ منٹ ہیں۔ اتنی لمبی تقریر کا جواب ایسے تھوڑے وقت میں مفصل نہیں ہو سکتا۔ پس میں ایک **مختصر بات** کرتا ہوں۔ جس سے بہت جلد فیصلہ ہو جاوے۔ لارڈ پادری صاحب نے بہت سے انبیاء کا ذکر کیا ہے۔ اور دلائل میں قرآن و احادیث کو لیا ہے۔ حدیث کے متعلق ابھی ایک مسلمان نے اعتراض کیا تھا۔ کہ یہ صحیح نہیں پس یہ بھی ایک بحث طلب امر ہو گیا۔ اس واسطے دلائل میں سے سردست قرآن شریف ہی کو میں رکھتا ہوں۔ جو سب مسائل کا اصل ہے۔ پھر انبیاء میں سے لاٹ پادری صاحب نے آدم موسےٰ۔ داؤد علیہم السلام بہت کا ذکر کیا ہے۔ اور بالآخر حضرت نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے۔ چونکہ پہلے تمام انبیاء آپ کے اور ہمارے مشترک ہیں۔ سب کو آپ بھی نبی مانتے ہیں۔ اور ہم بھی نبی مانتے ہیں۔ معصوم تھے یا غیر معصوم تھے۔ آپ کے بھی بزرگ تھے اور ہمارے بھی۔ اور وقت تنگ ہے اس واسطے ان کے ذکر کی بھی ضرورت نہیں باقی رہی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن کو آپ نبی نہیں مانتے اور ہم ان کو تمام نبیوں کا سردار مانتے ہیں۔ اور عیسائی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں۔ اصل جھگڑا آپ کے اور ہمارے درمیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ہے۔ پس چونکہ وقت بھی تنگ ہے۔ اور اصل مطلب مباحثہ کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی معصومیت ہی ہے۔ اس واسطے میں باقی تمام باتوں کو چھوڑ کر اصل مرکز پر گفتگو کرتا ہوں۔ اور اسی قرآن شریف کو لیتا ہوں جسے بشپ صاحب نے دلائل کے واسطے پیش کیا ہے۔

سو واضح ہو۔ کہ قرآن شریف کی آیات کو پیش کرنے کے وقت بشپ صاحب کو ایک غلطی لگی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ بشپ صاحب زبان عرب سے ناآشنا ہیں۔ (گو بشپ صاحب کا یہ دعوےٰ تھا۔ کہ میں عربی جانتا ہوں۔ لیکن ان کی عربی دانی ایسی ہی تھی۔ جیسے کہ عموماً انگریزوں کی ہوا کرتی ہے۔ یہاں تک بشپ صاحب جلسہ میں قرآن شریف کی سادہ عبارت بھی پڑھنے کی جرأت نہ کر سکے تھے۔ صرف ترجمہ ہی پڑھ دیا تھا۔ اس واسطے میں نے مناسب سمجھا کہ بشپ صاحب کی عربی دانی کا جو رعب حاضرین پر ہو۔ اس کو بھی دور کر دیا جائے) قرآن شریف کی ان آیات میں دو الفاظ قابل غور ہیں۔ ذنب اور غفر۔ ان لفظوں کے اگر صحیح معنے کر دئے جاویں۔ تو سب معاملہ طے ہو جاتا ہے۔ سب سے پہلی غلطی جو بشپ صاحب نے کی۔ وہ لفظ ذنب کے ترجمہ کرنے میں ہے۔ عربی ایک وسیع زبان ہے۔ اور جیسا کہ انگریزی میں Synonyms ہوتے ہیں۔ یعنی مترادف الفاظ جو بظاہر ہم معنے ہوتے ہیں۔ لیکن دراصل ان کے معانی میں بہت فرق ہوتا ہے۔ ایسا ہی عربی میں بھی الفاظ ہوتے ہیں۔ عربی میں اس مفہوم کے واسطے بہت سے الفاظ ہیں۔ مثلاً جرام۔ جناح۔ اثم۔ خطا۔ ذنب وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ اردو ایک محدود زبان ہے۔ اس واسطے اس زبان میں ہر مفہوم کے واسطے جدا جدا الفاظ نہیں ہیں۔ گناہ کا ٹھیک ترجمہ عربی میں جناح ہے۔ اور غالباً یہی جناح کا لفظ بگڑ کر رفتہ رفتہ فارسی زبان میں گناہ بن گیا ہے۔ ایسا ہی جرام کا لفظ ہے۔ جس کے معنے خدا سے قطع تعلق کرنے کے ہیں۔ یہ الفاظ جرم اور جناح کے کبھی قرآن شریف میں یا حدیث میں ہمارے نبی کیا کسی نبی کے متعلق بھی نہیں آئے۔ کبھی کسی نبی سے جرم یا جناح (یعنی گناہ) کا ارتکاب نہیں ہوا۔ ان ذنب کا لفظ آیا ہے۔ سو ذنب کے معنے اس جگہ گناہ کے نہیں ہیں۔ بلکہ ذنب صرف ایک کمزوری کو کہتے ہیں۔ جو بشری تقاضا ہے۔ کہ بشر کمزور ہوتا ہے۔ وہ آخر انسان ہے۔ ممکن ہے کہ ایسے امور جو انسانی کمزوری کا نتیجہ ہوں۔ کسی نبی سے بھی صادر ہوں۔ لیکن یہ باتیں کسی ناراضگی کا موجب نہیں ہیں۔ اور اس واسطے گناہ کے ذیل میں ان کو شامل نہیں رکھا جا سکتا۔ یہ تو ذنب کا لفظ ہے۔ جس کے مفہوم اور معنے میں بشپ صاحب نے دھوکا کھایا۔ اب میں دوسرا لفظ غفر کا لیتا ہوں۔ غفر کے معنے ہیں ڈھانکنا۔ روکنا۔ بچانا۔ جیسے کہ مغفر سپاہی کے سر کے خود کو کہتے ہیں۔ کیونکہ مغفر سپاہی کے سر کو تلوار کی زد سے بچاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا آنحضرت کو یہ کہنا کہ تیرے ذنب کو میں نے غفر کیا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ تو تمام نبیوں اور رسولوں کا سردار اور تمام دنیا کے واسطے میرا رسول اور زمین پر میرا خلیفہ ہے۔ تیرے واسطے لفظ جناح اور جرام وغیرہ کا تو ذکر ہی کیا۔ بہ سبب بشریت کے ممکن ہے۔ کہ تیرے نزدیک ذنب آوے۔ اور اس کا اثر تجھ پر پڑے۔ لیکن میں نے ذنب کے درمیان اور تیرے درمیان غفر کر دیا یعنی ذنب بھی نہ تیرے نزدیک آیا اور نہ آئے گا۔ پس اسی آیت سے جو بشپ صاحب نے پیش کی تھی۔ یہ ثابت ہو گیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معصوم تھے۔ اور چونکہ اس قسم کی کوئی آیت حضرت عیسےٰ کے متعلق نہیں آئی۔ اس واسطے ان کی معصومیت کا مسئلہ زیر بحث ہو جاوے گا۔

یہ تو بشپ صاحب کے دلائل کا جواب ہوا۔ لیکن جو پہلو بشپ صاحب نے دلائل کا آج اس جلسہ میں اختیار کیا ہے۔ وہ ناک کو الٹا ہاتھ لگانے کا پہلو ہے۔ آپ نے دعوےٰ تو یہ کیا تھا۔ کہ معصوم نبی کون ہے۔ پس سیدھا طریق گفتگو کا یوں تھا۔ کہ بشپ صاحب قرآن شریف میں سے لفظ **معصوم** کا نکالتے۔ اور پھر دکھاتے۔ کہ یہ لفظ حضرت عیسےٰ کے متعلق آیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نہیں آیا۔ لیکن چونکہ یہ طریق بشپ صاحب نے نہیں اختیار کیا۔ اس واسطے میں چاہتا ہوں۔ کہ اس آسان راہ سے بھی دکھا دوں۔ کہ معصوم کون ہے۔ پس اگر سارے قرآن شریف کو اول سے آخر تک دیکھا جائے۔ تو لفظ عصمت کا صرف ایک جگہ ایک ہی نبی کے حق میں بولا گیا ہے۔ جہاں خدا اپنے ایک پیارے کو خطاب کر کے کہتا ہے۔ کہ **واللہ یعصمک من الناس**۔ اور خدا تجھے تمام جہان کے لوگوں میں سے معصوم قرار دیتا ہے۔ یہ خطاب کس کو ہوا۔ اسی پیارے نبی کو جو ہمارا سردار بلکہ تمام جہان کا سردار اور سب کا ہادی ہے۔ اس کا پیارا نام محمد ہے۔ صلی اللہ علیہ و آلہٖ و بارک و سلم اور یہ لفظ معصومیت کا عیسےٰ کے متعلق کہیں قرآن شریف میں بیان نہیں کیا گیا۔ پس ہر طرح سے ثابت ہوا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معصوم نبی تھے۔ یسوع کی معصومیت کا ثبوت آپ لوگوں کی گردن پر ہے۔

اگرچہ بشپ صاحب نے فرمایا تھا۔ کہ آج رات میں جو کچھ تقریر کروں گا۔ وہ سب قرآن شریف کی سند پر ہو گی۔ تاہم چونکہ آپ نے انجیل کا بھی ذکر فرمایا۔ اس واسطے میں بھی اتنا کہہ دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ انجیل میں بھی یسوع کے متعلق دوسرے لوگوں کا قول نہیں لینا چاہیئے۔ کہ متی یا مرقس نے اس کے متعلق کیا کہا۔ بلکہ مناسب ہو گا کہ انجیل سے یسوع مسیح کی معصومیت ثابت کرنے کے واسطے خود یسوع مسیح کا اپنا قول لینا چاہیئے۔ اور وہ اس طرح سے ہے۔ کہ ایک شخص نے یسوع کو کہا۔ کہ اے نیک استاد۔ تو یسوع مسیح نے نیک ہونے سے بھی انکار کیا۔ اور صاف کہا۔ کہ تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے نیک تو خدا کے سوائے اور کوئی نہیں ہے۔ ایسا ہی ایک جگہ انجیل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یسوع کا سلوک اپنی ماں کے ساتھ اور اپنے بھائیوں کے ساتھ بہت برا تھا۔ اور اگر انجیل ہی کو دیکھا جاوے تو یسوع معصوم چہ معنی اس قابل نہیں۔ کہ اس کو ایک نبی مانا جاوے یہ تو قرآن شریف کا احسان ہے۔ کہ اس کو کوئی نبی مان سکتا ہے۔ یہاں پر میری تقریر ختم ہو گئی۔ اور مسلمان جو بشپ صاحب کی تقریر سن کر بہت آزردہ خاطر تھے۔ ایسا معقول جواب سن کر نہایت ہی خوش ہوئے۔ اور خوشی کے نعرے مارے۔ اور چیرز پہ چیرز دئے۔ اور جب میں بیٹھا۔ تو بشپ صاحب اٹھے۔ مگر انہوں نے میرے جواب کے دوسرے حصہ کے متعلق مطلق خاموشی اختیار کی۔ اور پہلے حصہ کے متعلق اتنا کہا۔ کہ عربی عجب زبان ہے۔ کہ گناہ کے واسطے اس قدر الفاظ ہیں۔

تب میں پھر اٹھا۔ اور کہا۔ کہ بشپ صاحب نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔ اور عصمت کے متعلق دوبارہ اس آیت کو پیش کیا۔ اور بشپ صاحب سے جواب طلب کیا۔

اتنے میں ایک دیسی پادری نے بشپ صاحب کو قرآن شریف میں سے وہ آیت نکال کر دینی چاہی۔ مگر قدرت خدا اس مقام کے بدلے قرآن شریف کا ایک اور مقام نکال کر دیا۔ اور بشپ صاحب [illegible] کو سمجھایا۔ کہ **واللہ یعصمک من الناس** کا ترجمہ اس [illegible]

نے کیا ہے۔ وہ غلط ہے۔ جب بشپ صاحب اُٹھے۔ اور اُنھوں نے یہ کہکر کہ عصمت کے متعلق جو آیت شریف اس نبی نے پیش کی ہے۔ اس کا ترجمہ صحیح نہیں۔ وہ آیت پڑھی۔ تو آیت کوئی اور ہی تھی۔ مین نے اُٹھکر کہدیا۔ کہ یہ وہ آیت نہیں تب بشپ صاحب حیران ہوئے۔ اور سب لوگون نے قہقہہ لگایا اور بشپ صاحب نے اپنی کرسی کے پیچھے دیسی پادری کی طرف اشارہ کیا۔ کہ مجھے اس بھائی نے یہ آیت نکال کر دی تھی۔ مگر خیر ہم ہار جیت کے واسطے نہیں آئے۔ اور ہم نے اس آیت پر غور نہیں کیا۔ اچھا ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مان لیتے ہین۔ مگر باقی نبی تو گناہ گار ثابت ہوئے۔

اس کے بعد ایک دو اور آدمیون نے چند کلمات کہے۔ تب بشپ صاحب نے جلسہ ختم کر دیا۔ اور ہماری فتح ہوئی۔ آن حضرت کے متعلق آخر بشپ صاحب کو مجبور ہو کر یہ ماننا پڑا۔ کہ قرآن شریف سے ان کا گناہ گار ہونا۔ ہرگز ثابت نہین ہو سکتا۔ اور انجیل کے متعلق جو کلمات مین نے کہے تھے۔ ان کا تو وہ ہرگز جواب دے ہی نہ سکے۔

اس کے بعد بشپ صاحب کا ایک اور لیکچر ہوا۔ جس کا مضمون زندہ رسول تھا۔ اس مین بھی اللہ تعالےٰ نے ہم کو ایک عظیم الشان فتح عطا فرمائی۔ اور ہم نے ثابت کیا۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہین۔ اور آن حضرت نبی کریم محمد صلے اللہ علیہ وسلم اب تک زندہ موجود ہین۔ مگر چونکہ اس جگہ اس ذکر کا موقعہ نہین۔ اس واسطے اسی پر یہ درس ختم کیا جاتا ہے۔

انصار بدر

جزاھم اللہ احسن الجزا۔

(۱) مخدومی ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب تحریر فرماتے ہین۔

اخی مکرمی جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جب سے جناب اس اخبار کے اڈیٹر ہوئے ہین۔ مجھ کو اس اخبار سے بہت توقع ہو گئی ہے۔ اور شکر ہے کہ میری توقع کے مطابق سب کچھ ظہور مین آرہا ہے۔ جناب نے جو امسال سے سلسلہ مضامین شروع کیا ہے۔ بہت مناسب ہے۔ مین ہر طرح سے اس اخبار کی مدد کے لیئے اپنے آپ کو طیار پاتا ہون۔ جناب میرے نام چھ روپیہ قیمت کا اخبار جاری فرما دین۔ فی الحال قیمت مین خود انشاء اللہ تعالےٰ اس مہینہ کے اندر ارسال خدمت کر دون گا۔ جناب وی پی کی تکلیف نہ کرین۔ اور خاکسار کے لیئے دعا فرما دین۔ خاکسار تابعدار سید محمد حسین۔

دوسرے کارڈ مین ڈاکٹر صاحب موصوف نے ایک نیا خریدار بھی دیا ہے۔

(۲) برادر عزیز بابو محمد شفیع صاحب بھیروی تحریر فرماتے ہین۔

۱۹۰۶ء۔ میرے عنایت فرمائے جناب اُستاد صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد آداب و نیاز غلامانہ کے دست بستہ یہ عرض ہے۔ کہ پیشتر ازین جناب اخویم چودہری اللہ داد خان صاحب کی معرفت آپ کی خدمت مین لکھ چکا ہون۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ بشرط زندگی مولا کریم سے مدد مانگ کر اخبار بدر کی قیمت یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے بجائے ۲؎ کے چھ روپیہ دیتا رہون گا۔ اور اگر خدا تعالیٰ نے اس سے زیادہ بدر کی خدمت کرنے کی توفیق دی۔ تو زیادہ خدمت کرون گا۔ لیکن فی الحال پانچ روپیہ قیمت سالانہ دیتا رہون گا۔ اور انشاء اللہ بشرط زندگی ماہ فروری یا ماہ مارچ ۱۹۰۶ء کی تنخواہ پر پیشگی قیمت ارسال کرون گا۔ تسلی فرما دین۔ بسبب اب نہ ہونے کے ارسال نہ کر سکا۔ ورنہ اب ہی روانہ خدمت کر دیتا۔

اور بندہ نے چند ایک صاحبان کی خدمت مین بدر اور میگزین اردو کے لیئے بہت کچھ کہا ہے۔ اور پھر بھی انشاء اللہ تعالیٰ کہکر اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگ کر جلدی خریدار بنا دون گا۔ مطالعہ کے لیئے پرچہ بدر و میگزین دیا کرتا ہون۔ آپ ازراہ مہربانی تکلیف فرما کر فی الحال ایک پرچہ اخبار بدر کا سال شروع سے حسب ذیل پتہ پر وی پی کر کے روانہ فرما دین۔

بمقام موضع وہنیانوالہ۔ ضلع ڈاک خانہ گجرانوالہ۔ نہر اپر چناب بخدمت جناب منشی نبی بخش صاحب ملازم سردار سنت سنگھ صاحب ٹھیکدار مشرف ہو۔

(۳) مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب تحریر فرماتے ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرم مکرم مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

وی پی ابھی تک نہین پہنچا۔ ۱۰؎ روپیہ ادا کر دون گا۔ ۱۹۰۴ء و ۱۹۰۵ء کی بابت ۵؎ اور ۵؎ ۱۹۰۶ء کے لیئے تعمیل حکم جملہ ۱۰؎ بھیجا گیا تھا۔ دوکان خدا کے فضل سے مل گئی ہے۔ ۱۵۔ جنوری ۱۹۰۶ء تاریخ بیٹھنے مقدر ہے۔ دعا فرمائیے۔ اور حضرت کے حضور مین بھی دعا کے لیئے عرض کیجیے گا۔ خاکسار بندہ رحمت اللہ۔ لاہور

(۴) برادر محمد حیات صاحب احمدی ولد منشی جلال الدین صاحب مرحوم نے تین نئے خریدارون کے نام وی پی روانہ کرنے کے واسطے تحریر فرمایا۔

(۵) برادر عزیز فتح محمد صاحب طالب علم اسلامیہ کالج نے ایک اور نیا خریدار دیا۔

(۶) راجہ یار محمد خان صاحب بارہ پور کشمیر سے تحریر فرماتے ہین۔ کہ مین آئندہ قیمت ۶؎ سالانہ دیا کرون گا۔

کیا آپ بدر کے واسطے بہتری کی تجاویز سوچنے اور نئے خریدارون کے پیدا کرنے مین مصروف ہین۔ اگر نہین۔ تو اب سہی۔ والسلام

المفتی

(فقہ احمدیہ)

سوال نمبر ۱۰ لاہور سے ایک دوست نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ میری بیوی فوت ہو گئی ہے۔ مین نے مہر اُس کو دیا۔ نہ بخشوایا۔ اب کیا کرون۔

جواب۔ مہر اس کا ترکہ ہے۔ اور آپکے نام قرض ہے۔ آپ کو ادا کرنا چاہیئے۔ اور اس کی یہ صورت ہے۔ کہ اس کو شرعی حصص کے مطابق اس کے دوسرے مال کے ساتھ تقسیم کیا جاوے۔ جس مین ایک حصہ خاوند کا بھی ہے۔

دوسری صورت یہ ہے۔ کہ اس کے نام پر صدقہ دیا جاوے۔

سوال نمبر ۱۱۔ کیا کسی شرعی ضرورت کے واسطے نماز جمعہ کے ساتھ بھی نماز عصر جمع جائز ہے۔

جواب۔ جائز ہے۔ گذشتہ دسمبر مین جمعہ کے روز کثرت آدمیون کے سبب اور قبل از نماز ایک عظیم الشان دینی جلسہ مین شمولیت کے سبب کھانا بھی نہ کھا چکے تھے۔ اور نماز جمعہ بھی کسی قدر پچھلے وقت مین ہو سکا۔ اسواسطے حسب الحکم حضرت مسیح موعود جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کی گئی تھی۔

اخبار کی بہتری کی تجاویز

درس قرآن شریف۔ ایک دوست مشورہ دیتے ہین۔ کہ درس قرآن اخبار مین ایسے طرز پر لکھنا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی چاہے تو ان اوراق کو جدا کر کے ایک علیحدہ جلد بنا سکے۔ یہ تجویز عمدہ ہے۔ گو اس مین یہ مشکل ہے۔ کہ پورے دو صفحے کا مضمون جس مین کوئی کمی بیشی نہ ہو ایسے طور پر عموماً ختم نہین ہو سکتا کہ سلسلہ گفتگو پورا ہو جاوے۔ اور باقی آئندہ لکھنے کی ضرورت نہ رہے۔ تاہم سورۃ فتح کے ختم ہونے کے بعد جب نئی سورت شروع کیجاوے۔ تو اس امر کا التزام رکھنے کی کوشش کی جائے گی۔ مین نے یہ ارادہ کیا ہے کہ جو سورۃ شروع کی جائے۔ وہ پوری کر کے چھوڑی جاوے۔

برادرم محمد حسین صاحب لائل پور سے مشورہ دیتے ہین۔ کہ ہر اخبار مین روزانہ اوقات نماز لکھے جایا کرین۔ یہ تجویز مجھے پسند آئی ہے امید ہے۔ کہ دوسرے احباب بھی اس کو پسند کرین گے۔ صحیح اوقات کے متعلق کافی واقفیت حاصل کرنے کے بعد انشاء اللہ ماہ مارچ کو یہ سلسلہ شروع کیا جاویگا۔

رعایتی قیمت پر اخبار۔ بعض دوستون نے ہم کو قیمت اخبار مبلغ ۵؎ اور للعہ دی ہے ہم اس کے عوض مین غریب خریدارون کو اخبار ۲؎ اور ۳؎ سالانہ پر دینے کو طیار ہین۔ درخواستین قیمت کے ساتھ آنی چاہئین۔

ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیت

رسالہ الوصیت کے متعلق چند ضروری امر قابل اشاعت ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

(۱) - اول یہ کہ جب تک انجمن کارپرداز مصالح قبرستان اس امر کو شائع نہ کرے کہ قبرستان باعتبار لوازم ضروری کے من کل الوجوہ تیار ہو گیا ہے۔ اس وقت تک جائز نہ ہوگا۔ کہ اس کی میت جس نے رسالہ الوصیت کی شرائط کی پابندی کی ہے۔ قبرستان میں دفن کرنے کے لئے لائی جائے۔ بلکہ پل وغیرہ لوازم ضروریہ کا پہلے طیار ہو جانا ضروری ہوگا۔ اور اس وقت تک میت ایک صندوق میں امانت کے طور پر کسی اور قبرستان میں رکھی جاویگی۔

(۲) - ہر ایک صاحب جو شرائط رسالہ الوصیت کی پابندی کا اقرار کریں۔ ضروری ہوگا۔ کہ وہ ایسا اقرار کم سے کم دو گواہوں کی ثبت شہادت کے ساتھ اپنے زمانہ قائمی ہوش و حواس میں انجمن کے حوالہ کریں۔ اور تصریح سے لکھیں کہ وہ اپنی کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ اشاعت اغراض سلسلہ احمدیہ کے لئے بطور وصیت یا وقف دیتے ہیں اور ضروری ہوگا۔ کہ وہ کم سے کم دو اخباروں میں اس کو شائع کرا دیں۔

(۳) - انجمن کا یہ فرض ہوگا۔ کہ قانونی اور شرعی طور پر وصیت کردہ مضمون کی نسبت اپنی پوری تسلی دیکھ کر وصیت کنندہ کو ایک سارٹیفکٹ اپنے دستخط اور مہر کے ساتھ دیدیں اور جب قواعد مذکورہ بالا کی رو سے کوئی میت اس قبرستان میں لائی جائے تو ضروری ہوگا۔ کہ وہ سارٹیفکٹ انجمن کو دکھلایا جائے۔ تو انجمن کی ہدایت اور موقع نمائی سے اس کی وہ میت اس موقع پر دفن کی جاوے۔ جو انجمن نے اس کے لئے تجویز کیا ہے۔

(۴) - اس قبرستان میں بجز کسی خاص صورت کے جو انجمن تجویز کرے۔ نابالغ بچے دفن نہیں ہوں گے۔ کیونکہ وہ بہشتی ہیں۔ اور نہ اس قبرستان میں اس میت کا کوئی دوسرا عزیز دفن ہوگا۔ جب تک وہ اپنے طور پر کل شرائط رسالہ الوصیت کو پورا نہ کرے۔

(۵) ہر ایک میت جو قادیان کی زمین میں فوت نہیں ہوئی۔ ان کو بجز صندوق قادیان میں لانا ناجائز ہوگا۔ اور نیز ضروری ہوگا۔ کہ کم سے کم ایک ماہ پہلے اطلاع دیں۔ تا کہ انجمن کو اتفاقی موانع قبرستان کے متعلق پیش آ گئے ہوں۔ ان کو دور کر کے اجازت دے۔

(۶) اگر کوئی صاحب خدانخواستہ طاعون کی مرض سے فوت ہوں جنہوں نے رسالہ الوصیت کی تمام شرائط پورے کر دئے ہوں۔ ان کی نسبت یہ ضروری حکم ہے۔ کہ وہ دو برس تک صندوق میں رکھ کر کسی علیحدہ مکان میں امانت کے طور پر دفن کئے جاویں۔ اور دو برس کے بعد ایسے موسم میں لائے جائیں۔ کہ اس فوت ہونے کے مقام اور قادیان میں طاعون نہ ہو۔

(۷) یاد رہے۔ کہ صرف یہ کافی نہ ہوگا۔ کہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ دیا جاوے۔ بلکہ ضروری ہوگا۔ کہ ایسا وصیت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے۔ پابند احکام الٰہی اور تقوی و طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو۔ اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسول پر سچا ایمان لانے والا ہو۔ اور نیز حقوق عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔

(۸) - اگر کوئی صاحب دسویں حصے جائداد کی وصیت کریں اور اتفاقاً ان کی موت ایسی ہو۔ کہ مثلاً کسی دریا میں غرق ہو کر ان کا انتقال ہو۔ یا کسی اور ملک میں وفات پاویں۔ جہاں سے میت کو لانا متعذر ہو۔ تو ان کی وصیت قائم رہے گی۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسا ہی ہوگا۔ کہ گویا وہ اسی قبرستان میں دفن ہوئے ہیں اور جائز ہوگا۔ کہ ان کی یادگار میں اسی قبرستان میں ایک کتبہ اینٹ یا پتھر پر لکھ کر نصب کیا جاوے۔ اور اس پر واقعات لکھے جاویں

(۹) - انجمن جس کے ہاتھ میں ایسا روپیہ ہوگا۔ اس کو اختیار نہیں ہوگا کہ بجز اغراض سلسلہ احمدیہ کے کسی اور جگہ وہ روپیہ خرچ کرے۔ اور ان اغراض میں سے سب سے مقدم اشاعت اسلام ہوگی۔ اور جائز ہوگا کہ انجمن باتفاق رائے اس روپیہ کو تجارت کے ذریعہ سے ترقی دے۔

(۱۰) انجمن کے تمام ممبر ایسے ہوں گے۔ جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوں۔ اور پارسا طبع اور دیانت دار ہوں۔ اور اگر آئندہ کسی کی نسبت یہ محسوس ہوگا۔ کہ وہ پارسا طبع نہیں یا یہ کہ وہ دیانتدار نہیں۔ یا یہ کہ وہ ایک چالباز ہے۔ اور دنیا کی ملونی اپنے اندر رکھتا ہے۔ تو انجمن کا فرض ہوگا۔ کہ بلاتوقف ایسے شخص کو اپنی انجمن سے خارج کرے۔ اور اس کی جگہ کوئی اور مقرر کرے۔

(۱۱) اگر وصیتی مال کے متعلق کوئی جھگڑا پیش آوے۔ تو اس جھگڑے کی پیروی میں جو اخراجات ہوں۔ وہ عام وصیتی مالوں میں سے دئے جائیں گے

(۱۲) اگر کوئی شخص وصیت کر کے پھر اپنے ضعف ایمان کی وجہ سے اپنی وصیت سے منکر ہو جائے یا اس سلسلہ سے روگردان ہو جاوے تو گو انجمن نے قانونی طور پر اس کے مال پر قبضہ کر لیا ہو۔ پھر بھی جائز نہ ہوگا۔ کہ وہ مال اپنے قبضہ میں رکھے۔ بلکہ وہ تمام مال واپس کرنا ہوگا۔ کیونکہ خدا کسی کے مال کا محتاج نہیں۔ اور خدا کے نزدیک ایسا مال مکروہ اور رد کرنے کے لائق ہے۔

(۱۳) چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔ اس لئے اس انجمن کو دنیاداری کے رنگوں سے بکلی پاک رکھنا ہوگا۔ اور اس کے تمام معاملات نہایت صاف اور انصاف پر مبنی ہونے چاہئیں۔

(۱۴) جائز ہوگا کہ اس انجمن کی تائید اور نصرت کے لئے دور دراز ملکوں میں اور انجمنیں ہوں۔ جو اس کی ہدایت کی تابع ہوں اور جائز ہوگا کہ اگر وہ ایسے ملک میں ہوں۔ کہ وہاں سے میت کو لانا متعذر ہے تو اسی جگہ میت کو دفن کر دیں اور ثواب سے حصہ پانے کی غرض سے ایسی میت قبل از وفات اپنے مال کے دسویں حصے کی وصیت کرے۔ اور اس وصیتی مال پر قبضہ کرنا اس انجمن کا کام ہوگا۔ جو اس ملک میں ہے۔ اور بہتر ہوگا۔ کہ وہ روپیہ اسی ملک کے اغراض دینیہ کے لئے خرچ ہو۔ اور جائز ہوگا۔ کہ کوئی ضرورت محسوس کر کے وہ روپیہ اس انجمن کو دیا جاوے۔ جس کا ہیڈ کوارٹر یعنی مرکز مقامی قادیان ہوگا۔

(۱۵) یہ ضروری ہوگا۔ کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے۔ اور جائز ہوگا۔ کہ وہ آئندہ ضرورتیں محسوس کر کے اس کام کے لئے کوئی کافی مکان طیار کریں۔

(۱۶) انجمن میں کم سے کم ہمیشہ دو ایسے ممبر رہنے چاہئیں جو علم قرآن و حدیث سے بخوبی واقفیت رکھتے ہوں۔ اور تحصیل علم عربی رکھتے ہوں۔ اور سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کو یاد رکھتے ہوں۔

(۱۷) - اگر خدانخواستہ کوئی ایسا شخص جو رسالہ الوصیت کی رو سے وصیت کرتا ہے۔ مجذوم ہو جس کی جسمانی حالت اس لائق نہ ہو جو وہ اس قبرستان میں لایا جائے۔ تو ایسا شخص حسب مصالح ظاہری مناسب نہیں ہے۔ کہ اس قبرستان میں لایا جائے۔ لیکن اگر اپنی وصیت پر قائم ہوگا۔ تو اس کو وہی درجہ ملے گا۔ جیسا کہ دفن ہونے والوں کو

(۱۸) اگر کوئی کچھ بھی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہ رکھتا ہو اور باایں ہمہ ثابت ہو کہ وہ ایک صالح درویش آدمی ہے اور متقی اور خالص مومن ہے۔ اور کوئی حصہ نفاق یا دنیا پرستی یا قصور اطاعت کا اس کے اندر نہ ہو۔ تو وہ بھی میری اجازت سے یا میرے بعد انجمن کی اتفاق رائے سے اس مقبرہ میں دفن ہو سکتا ہے

(۱۹) - اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کی خاص وحی سے رد کیا جائے۔ تو گو وصیتی مال بھی پیش کرے۔ تاہم اس قبرستان میں داخل نہیں ہوگا۔

(۲۰) میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے۔ باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ان کو ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی۔ اور شکایت کرنیوالا منافق ہوگا۔

یہ وہ شرائط ضروریہ ہیں۔ جو اوپر لکھی گئیں۔ آئندہ اس مقبرہ بہشتی میں وہ دفن کیا جائیگا۔ جو ان شرائط کو پورا کرے گا۔ ممکن ہے۔ کہ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو۔ وہ ہمیں اس کارروائی میں اعتراض کا نشانہ بناویں۔ اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں۔ یا اس کو بدعت قرار دیں۔ لیکن یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں۔ وہ جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے۔ اور ہم خود محسوس کرتے ہیں۔ کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلاتوقف اس فکر میں پڑتے ہیں۔ کہ دسواں حصہ جائداد کا خدا کی راہ میں دیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں اور اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الٓمّٓ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون۔ کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ میں اسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہدیں۔ کہ ہم ایمان لائے۔ اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے۔ اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا۔ اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دئے۔ پھر ایسا گمان کیوں کیا جاوے کہ یونہی عام اجازت ہر ایک کو دیجائے۔ کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے۔ کس قدر دور از حقیقت ہے۔

رہا ہو۔ تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنیاد ڈالی وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے۔ کہ خبیث اور طیب میں فرق کر کے دکھلاوے اس لیئے اب بھی اس نے ایسا ہی کیا۔ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے۔ جیسا کہ یہ بھی دستور تھا۔ کہ کوئی شخص آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے پس اس میں بھی منافقین کے لیئے ابتلا رکھا تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں۔ کہ اس وقت کے امتحان میں بھی اعلےٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائے گا۔ کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلا دیا۔ اور اپنا صدق کر دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذرے گا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہو گی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت۔ اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہوں گے فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ہمیشہ خدا کی رحمتیں ان پر ہونگی۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے۔ کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں۔ اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا۔ قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے۔ اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے۔ کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں۔ اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے۔ کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا۔ کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو۔ کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہو گا۔ اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لیئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا۔ کہ تم سے کوئی مال لوں۔ اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کے لیئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کرو گے۔ اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں۔ کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کیے جاویں گے۔ تب آخری وقت میں کہیں گے۔

ھذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

الراقم

خاکسار

میرزا غلام احمد

خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود

۶ جنوری ۱۹۰۶ء

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم (رضی اللہ عنہ) کی علالت حسن خاتمہ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقویٰ اصحاب کے لیئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

گذشتہ اشاعت سے آگے

۲۔ دوسرا واقعہ۔ قریب یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء میں رات کو قریباً دس بجے مولوی صاحب کو دیکھنے گیا۔ اس وقت ان کو سخت ضعف تھا۔ قریباً غشی کی صورت تھی۔ کئی روز سے ہچکی تھی۔ کچھ کھایا نہ تھا۔ نبض بہت کمزور اور بے معلوم تھی۔ میں نے اس وقت حضرت اقدس کی خدمت میں کہلا بھیجا۔ فوراً تشریف لائے۔ سب کیفیت عرض کی۔ اس وقت دعا میں مصروف ہو گئے۔ دوا ابھی دی۔ ابھی دوا اندر نہ گئی تھی۔ کہ میں نے نبض پر ہاتھ رکھا۔ نبض فوراً طاقتور ہو گئی۔ اور ہوش میں آ گئے۔ یعنے دعا کے لیئے ہاتھ اٹھانے ہی کی دیر تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اُسے قبولیت کا شرف بخشا۔ اور جس خطرناک حالت میں میں مولوی صاحب کو چھوڑ آیا تھا۔ ان کی طبیعت فوراً اصلاح پر آ گئی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا کہ یہ ضعف ہوا ہی نہ تھا۔

۳۔ اوپریشن کے بعد زخم کی حالت کئی روز تک خراب رہی۔ اور انگور کا نام و نشان نظر نہ آتا تھا۔ حضرت نے دعا کی۔ صبح کو رؤیا سنایا۔ کہ مولوی صاحب مرحوم کو حضرت اقدس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔ یہ ۹ ستمبر ۱۹۰۵ء کا واقعہ ہے یعنی پانچ روز بعد از اوپریشن۔ اسی روز قریب دس بجے میں جو پٹی لگانے کے لیئے گیا۔ تو یہ دیکھ کر مجھے بڑی حیرانی ہوئی۔ کہ قریباً تمام زخم پر انگور آ گیا تھا۔ اس سے پہلے روز انگور کا نام و نشان نہ تھا۔ اور سڑا ہوا مواد اس کے اندر سے نکلتا تھا۔ یہ بالکل عجوبہ اور خارق عادت بات تھی۔ کہ اتنے بڑے زخم پر جو اس وقت قریب آٹھ انچ لمبا اور چھ انچ چوڑا تھا۔ ایک دن میں انگور آ جائے۔ میرے اور ڈاکٹر رشید الدین صاحب کے خیال میں یہ قریباً آٹھ دس روز کا کام تھا۔ جو ایک دن میں ظہور پذیر ہوا تھا۔ اور یہ دعا کا نتیجہ تھا۔ مولوی محمد علی صاحب ایم اے شیخ یعقوب علی صاحب و دیگر احباب جو زخم کی حالت کو روز دیکھتے تھے۔ اس حیرت انگیز تبدیلی کے شاہد ہیں۔ اور جو خواب حضرت اقدسؑ نے بیان فرمائی تھی۔ وہ اس درمیانی صلاحیت طبیعت کی طرف اشارہ کرتی تھی۔ مگر اس خواب کے اخیر میں حضرت صاحب نے تین بار فاتحہ پڑھی جس سے بعد میں اشارہ مولوی صاحب کے حسن خاتمہ کی طرف معلوم ہوا۔

۴۔ ایسے ہی ۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کو یعنی جس روز کہ بڑا اوپریشن کیا گیا حضرت کو الہام ہوا۔ ”رد بلا“۔ اس کا اور مفہوم بھی خاص حضرت اقدسؑ کی ذات کے متعلق ہو گا۔ جو خدا انشاء اللہ بعد میں ظاہر کرے گا۔ مگر اس الہام کو مولوی صاحب کی طرف منسوب کیا جاوے تو اس میں اس کاربنکل کی صحت کی طرف اشارہ تھا۔ جو بعد میں بالکل اچھا ہو گیا تھا۔ اور یہ ایک بلا تھی۔ جو خدا کے فضل سے بالکل رد ہو گئی تھی۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ موت ہر ایک کے لیئے مقدر ہے۔ اس سے کوئی شخص باہر نہیں۔ وہ دوسرے رنگ میں آ گئی۔ مگر اصل مرض جس کا سب کو خیال تھا۔ وہ دور ہو گئی۔

۵۔ مولوی صاحب کو اس دوران مرض میں بڑا سخت ہچکی کا دورہ ہوا۔ جو کئی روز تک رہا۔ کچھ کھا پی نہ سکتے تھے۔ کوئی دوائی کارگر نہ ہوتی تھی۔ خون اور پیپ پاخانہ کے ساتھ آتا تھا۔ اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کی یہ رائے تھی۔ کہ انتڑیوں میں زخم ہو گئے تھے۔ اور دوائیوں سے ان کی طبیعت اتنی متنفر ہو گئی تھی۔ کہ پینے سے انکار کرتے تھے۔ آخر کار حضرت اقدس کی دعا سے اس سے بکلی نجات ہو گئی تھی۔ کہ پھر اخیر وقت تک تندرستوں کی طرح سے پاخانہ آتا رہا۔

۶۔ پیشاب کی وہ کثرت تھی۔ کہ اسے دیکھ کر ڈر لگتا تھا۔ دو بڑے بڑے برتن ایک رات میں بھرتے تھے۔ قریباً چودہ پندرہ سیر پختہ پیشاب ان کو چوبیس گھنٹہ میں آتا تھا۔ جس سے بہت خطرہ تھا۔ مگر ہر طرح کی ادویہ ذیابیطس کی کی گئی۔ کوئی معتد بہ فائدہ نہ ہوتا تھا۔ مگر حضرت کی دعا اور توجہ سے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان کے پیشاب کی مقدار بہت کم ہو گئی۔ یہاں تک کہ مشکل سے ایک دو دفعہ رات کو پیشاب ان کو آتا تھا۔ اور پیشاب کی مقدار قریباً دس حصہ کم ہو گئی تھی۔

اور بھی بہت سے حالات ہیں۔ کہ بعض تکلیف دہ عوارض کو اللہ تعالےٰ نے حضرت کی دعا اور توجہ سے دور کیا۔ اور اپنی رحمت اور فضل کا اظہار اس موعود مسیح کے طفیل کیا۔ اور بعض دفعہ ایک کرب اور اضطراب کی حالت کو ایک سکون و راحت کی حالت میں بدل دیا۔ اور یہ اتنے امور ہیں۔ کہ بلحاظ طوالت کے میں ان کا ذکر نہیں کرتا۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ پاس رہنے والوں نے خدا کے فضل سے اس علالت کے ایام میں بہت سے نشان اس مسیح کے ہاتھ سے دیکھے۔ جن سے ان کا ازدیاد ایمان ہوا۔ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان۔ ان امنوا بربکم۔ فآمنا ربنا فاکتبنا مع الشاھدین

مولوی صاحب کی علالت میں حضرت اقدس مرزا صاحب کا سلوک

جس روز سے کہ مولوی صاحب علیل ہوئے۔ اس گھڑی تک کہ اُنھوں نے اس جہان سے اپنے تعلقات کا انقطاع کیا۔ مجھے مولوی صاحب مرحوم و مغفور کی خدمت میں رہ کر سعادت حاصل کرنے کا اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے موقعہ دیا۔ اور چونکہ حضرت اقدس اپنے خاص کرم اور مہربانی سے مولوی صاحب مرحوم کے متعلق ہر ایک علاج میں اور ان کے کھانے پینے کی ہر ایک چیز کے متعلق خاکسار سے مشورہ لیتے تھے۔ اور مولوی صاحب کی طبیعت بعض اوقات رات کو بگڑ جاتی تھی۔ اس لئے مجھے اس وقت حضرت صاحب کی خدمت میں اطلاع دینے کی ضرورت ہوتی تھی۔ اور دن میں بھی کئی دفعہ ایسا موقعہ ہوا۔ کہ جب مولوی محمد علی صاحب یا ایک دو اور احباب کے سوائے کوئی نہ ہوتا تھا۔ حضرت اقدس کو مولوی صاحب کی بیماری میں جو تبدیلیاں ہوتی تھیں۔ ان کو اس سے اطلاع دی جاتی تھی۔ ہر ایک دفعہ جب ہم اطلاع دیتے۔ حضرت اقدس خود تشریف لاتے۔ اور حال دریافت کرتے۔ اور بعض اوقات خود بخود تشریف لاتے۔ اور مولوی صاحب کا حال معلوم کرتے۔ اس لئے خاکسار کو خدا کے فضل سے مولوی صاحب کی اس علالت میں حضرت اقدس کے اخلاق اور ان کی محبت۔ اور ایثار جو ان کو اپنے خدام کے لئے ہے۔ اس کے مشاہدہ کرنے کا موقعہ ملا ہے بعض اوقات ہم نے حضرت اقدس کو سخت کرب اور گھبراہٹ اور ابتلار کی گھڑیوں میں مولوی صاحب کی نازک حالت اور کی اطلاع دی جب کہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہمارا وہ پیارا رفیق جس نے اپنی ہر ایک خواہش پر اللہ تعالےٰ کی رضا اور خدمت دین کو مقدم کیا ہوا تھا۔ اور ہمارا وہ حبیب جس نے کہ اپنے وجود کے ایک ایک ذرہ کو امام معصوم اور ہادی برحق کی راہ میں ایک بار نہیں بلکہ صد ہزار بار نثار کیا ہوا تھا۔ اور جو اپنے دل سے ہر ایک دوست کا قدردان تھا۔ جس کو کہ وہ دیکھتا کہ اُسے اعلائے کلمۃ اللہ و اشاعت دین کے لئے ادنیٰ سا بھی جوش ہے۔ اس وقت ہم دیکھتے تھے۔ کہ وہ نوجوان جو اپنے شہر کا اور اپنے ملک کا اور اپنی قوم کا اور اسلام کا فخر تھا۔ کہ اس کی کشتی عمر ایسی سخت بیماری کے طوفان میں تلاطم میں پڑی ہے۔

اصل میں یہ وقت ہوتا ہے۔ کسی کی سچی محبت اور اخلاص کو پرکھنے کا۔ نیز اس بات کا کہ اُسے خدا تعالےٰ کی قوت پر کیسا ایمان ہے۔ اور اس کا تعلق خدا کے ساتھ کیسا ہے۔ کیونکہ ایسی نازک حالت میں خصوصاً جب کہ معالج ڈاکٹر اور طبیب بھی یاس کے عالم میں ہوں۔ سوائے ایسے لوگوں کے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے صاف کیا ہو۔ کوئی ثابت قدم نہیں رہ سکتا اور حضرت اقدس نے مولوی صاحب کی بیماری میں اپنی کمال محبت اور ایثار کا اور اللہ تعالےٰ پر کامل بھروسہ اور توکل کا نمونہ دکھایا۔ وہ ایک اہل بصیرت کے لئے کافی ثبوت ہے۔ حضرت اقدس کے منجانب اللہ ہونے کا اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کا سچا تعلق ہونے کا اور اس بات کا کہ اگر کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ آج اُمت میں دیکھنا چاہے۔ تو حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے بڑھ کر اور کوئی نہیں۔ چاہے کوئی تمام دنیا میں ڈھونڈے اور میں بعض واقعات کو پیش کرتا ہوں۔ اگرچہ جو کچھ کہ میں نے حضرت اقدس عہ کے کمال اخلاق اور محبت اور مہربانی کا نمونہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ میں بیان کر سکوں۔ اور حضرت اقدس نے اپنے ایک عزیز مخلص دوست کو بے آرامی میں پاکر جو اپنے نفس پر باوجود اس قدر ضعف اور بڑھاپے اور کمزوری کے ہر ایک قسم کا آرام حرام کر دیا تھا۔ اور ان کو اس عزیز کے لئے جو تڑپ اور دلی توجہ اور اضطراب تھا۔ میں نہیں جانتا کہ میں اس کو کس طرح سے بیان کروں اور کن الفاظ میں ظاہر کروں۔ البتہ ہمارے دلوں پر اس کا ایک نقشہ ہے۔ اور ہماری روح اور ایمان کو اس سے ایک تروتازگی پہنچی ہے۔ جو خدا کے فضل سے قیامت تک مٹنے والی نہیں۔ اور اگر کوئی اہل دل دلوں پر نظر ڈالے کر حقائق معلوم کر سکتا ہے۔ تو ہم حاضر ہیں۔ اگر باور نہ ہو۔ تو ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھ لے۔ ماسوائے اس کے حضرت اقدس کو خدا تعالےٰ کی جناب میں تضرع اور نیاز اور خشوع و خضوع نہایت درجہ کا تھا دن اور رات میں حضرت صاحب کا بہت کم حصہ ایسا گذرتا ہوگا۔ جو حضرت احدیت کے حضور میں دُعا سے خالی ہو۔ اور بعض دفعہ کئی کئی گھنٹے دُعا میں مصروف رہتے اور سجدہ سے سر نہ اُٹھاتے۔ میں نہیں جانتا۔ کہ یہ نقشہ میں کس طرح سے پبلک کے سامنے پیش کروں کہ وہ حضرت اقدس کے حقیقی تبتل الی اللہ اور ان کے خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات کو سمجھ سکیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ جیسے کہ اس عالم کے باریک در باریک اسرار اور حقائق قدرت کو دیکھنے کے لئے ایک دوربین یا خوردبین کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس کے سوائے ہماری آنکھیں بے کار ہیں۔ ایسے ہی اللہ تعالیٰ کے اسرار و قدرت کو دیکھنے کے لئے جو کہ ایک وراء الوراء ہستی ہے۔ یہ آنکھیں بے کار ہیں۔ جب تک کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک دوربین آنکھ عطا نہ ہو۔ ایسے ہی جو لوگ خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں ان کی معرفت کا بھی حاصل کرنا خدا کے فضل کے سوائے ناممکن ہے ہر زمانے میں ہر ایک رسول اور مجدد کے وقت میں لوگوں نے اپنی عدم معرفت کے سبب ٹھوکر کھائی ہے۔ اور قرآن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قدیم سے یہی سنت اللہ ہے۔ اس لئے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس اُمت محمدیہ کو پہلوں کے نمونے سے سبق حاصل کرنے کی توفیق دے۔ تاکہ وہ اس امام برحق کی مخالفت سے خدا کے عذاب کے نیچے نہ آویں۔ آمین ثم آمین۔

اور وہ مستہزئین میں سے نہ ہوں۔ اور خدا کے خوف اور خشیت کو اپنے دلوں میں جگہ دیں۔ آمین۔

(۱)۔ سامان جو مہیا کیا گیا۔ جن لوگوں نے قادیان دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ جس کی آبادی قریباً چار پانچ ہزار ہے۔ وہاں پر معمولی ضروریات کا مہیا ہونا بھی مشکل ہے۔ چہ جائیکہ ایسے سخت بیمار کے لئے ہر ایک ضروری چیز بہم پہنچ سکے۔ مگر حضرت اقدس مرزا صاحب نے اس عزیز بیمار کی تیمارداری میں کوئی دقیقہ کوشش کا فروگذاشت نہ کیا۔ مولوی صاحب جس چیز کے کھانے کی خواہش ظاہر کرتے حضرت اقدس فوراً آدمی بھیجکر لاہور یا امرتسر سے منگوا دیتے۔ یا اگر یہ خاکسار یا خلیفہ صاحب یا مولوی نورالدین صاحب کسی دوائی یا خاص غذا کے لئے عرض کرتے یا خود حضرت اقدس ان کے لئے کوئی چیز تجویز کرتے تو فوراً امرتسر یا لاہور سے منگوا لیتے۔

مولوی صاحب کے لئے انگور۔ سردے۔ انار وغیرہ ہر ایک قسم کا پھل ہر وقت موجود رہتا۔ مولوی صاحب کو صحت میں بھی ٹھنڈے پانی سے ہمیشہ بڑی محبت رہی ہے۔ یہاں تک کہ موسم سرما میں بھی چھت کے اوپر پانی رکھوا چھوڑتے تھے۔ اور وہی یخ کی طرح کا پانی جاڑے دن میں پیتے تھے۔ اس بیماری میں چونکہ شروع سے ہی تپ کی شکایت ساتھ ساتھ رہی بعض اوقات حرارت زیادہ ہو جاتی تھی۔ مولوی صاحب کو برف کی بہت ضرورت محسوس ہوتی تھی۔ اس لئے حضرت اقدس نے ان کے لئے یہ التزام کیا ہوا تھا۔ کہ اکٹھی دو دو تین تین برف منگوا لیتے۔ اور ہر جب یہ ذخیرہ ختم کے قریب ہوتی۔ تو ایک آدمی لاہور یا امرتسر بھیجکر اتنی ہی برف منگوا لیتے۔ اور اس ذخیرہ کو کم نہ ہونے دیتے۔ جس وقت کہ مولوی صاحب کا انتقال ہوا۔ ایک من کے قریب برف موجود تھی۔ اور مولوی یار محمد صاحب اور برف لانے کے لئے حضرت کے حکم سے لاہور جانے کو طیار تھے۔ کہ یہ حادثہ ہوگیا۔ مولوی صاحب کو چونکہ بہت ضعف ہو گیا تھا۔ کوئی ثقیل غذا ہضم نہ کر سکتے تھے۔ اس لئے ایک مہینہ سے زائد عرصہ سے ان کے لئے حضرت اقدس تین تین چار مرغ کی یخنی ہر روز تیار کروا دیتے اور بکرے کے گوشت کا جگ سوپ اس سے علاوہ اکثر تیار کروا دیتے بعد میں حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی گئی۔ کہ یہ یخنی وغیرہ جو دی جاتی ہے۔ اس میں مقدار بہت ہوتی ہے۔ مگر اصل طاقت کا جزو کم ہوتا ہے۔ انگلینڈ سے تیار ہو کر ایک قسم کا گوشت کا ست آتا ہے (وائیتھ صاحب کا پوفکیٹا بیف جوس) (Beef Juice

وہ مدت تک مولوی صاحب مرحوم کو دیا گیا۔ ایک شیشی جس میں قریب دو اونس (ایک چھٹانک) کی غذا ہوتی ہے۔ تین روپیہ میں آتی ہے۔ حضرت اقدس نے اس کی کئی شیشیاں ان کے لئے خرید لیں بلکہ جس وقت مولوی صاحب کا انتقال ہوا۔ برادرم شیخ رحمت اللہ نے تین شیشیاں اسی غذا کی مولوی صاحب کے لئے بھیجی تھیں۔ خاکسار کو یقین ہے شیخ صاحب کو مولوی صاحب مرحوم سے خاص محبت اور اخلاص رہا ہے۔ چونکہ پہلی شیشیاں اس غذا کی قریب اختتام کے تھیں۔ میں نے شیخ صاحب کو لکھا تھا۔ کہ جلدی بھیجیں۔ اُنھوں نے خود ہی اس کی تعمیل کی۔ اور اس رفیق کی رفاقت اور آخری خدمت میں حصہ لیا۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین

۲۔ علاج۔ مولوی صاحب کے علاج کے لیئے دو اسسٹنٹ سرجن یعنی خاکسار اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب جو خدا کے فضل سے اپنے علم اور تجربہ کی رُو سے یکتائے دھر ہیں۔ ہر وقت موجود رہتے تھے۔ ڈاکٹر محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن و اسسٹنٹ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور اور ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب امرت سر سے مشورہ کے لیئے تشریف لائے۔ اور مولوی صاحب کے لیئے ہر ایک قسم کی دوائی اور عمل جراحی کے لیئے اوزار قادیان جیسی جگہ میں بہم پہنچائے۔ یہاں تک کہ اگر منگوایا تاکہ مولوی صاحب کو کلوروفارم کے سنگھانے کی ضرورت نہ رہے اور اس سے جگہ بے حس کر کے اوپریشن کئے جاویں۔ چنانچہ بعد میں دو تین دفعہ کاربنکل و دنبل وغیرہ پر اوپریشن کرنے میں اس سے بہت مدد ملی۔ یہ ایسا اوزار ہے۔ کہ اکثر ہسپتالوں میں بھی موجود نہیں ہوتا۔

حضرت اقدس نے مولوی صاحب کے علاج میں کثرت سے روپیہ خرچ کیا۔ اور کوئی ایسی چیز باقی نہ رہ گئی تھی۔ کہ جس کی نسبت خیال بھی ہو سکے۔ کہ مولوی صاحب کے علاج کے لیئے مفید ہوگی اور اس کے لیئے بہم نہ پہنچائی گئی ہو۔ اور مولوی صاحب کی یہ کیسی خوش قسمتی تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے ہر ایک سامان بہم پہنچایا یا علاج کے لیئے جو کوشش کی گئی۔ کسی امیر یا نواب کے نصیب ہو تو ہو ورنہ عام امراء کے لیئے بھی اس قدر کوشش ہونی محالات سے ہے۔ اور یہ سب کچھ حضرت مسیح کی برکت سے تھا۔ ورنہ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ ان کے والد صاحب فرماتے تھے۔ اگر ہم اپنی تمام جائیداد بھی نیلام کر دیتے اور چاہتے۔ کہ ہمارے بیٹے کا اس قدر ڈاکٹر اور حکیم علاج کرتے رہیں اور ان کی خدمت میں دن رات مصروف رہیں۔ تو بالکل ناممکن تھا۔ بلکہ اتنے لمبے عرصہ کے لیئے ایک دفعہ دن میں بھی کسی لائق ڈاکٹر کو دکھانا مشکل تھا۔

مگر مولوی صاحب موصوف نے اپنی جان کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں وقف کر دیا تھا۔ اس لیئے اللہ تعالےٰ نے بھی ان کے ساتھ حُسن سلوک میں اس دنیا میں بھی کوئی کمی نہیں کی۔ ان کے دل کو کس قدر ٹھنڈک پہنچی۔ اور خدا کی دستگیری اور رحمت سے ان کا دل کس قدر خوش اور پُر حلاوت تھا۔ کہ وہ خود خدا کے اس فضل پر تعجب کرتے اور بار بار کہتے تھے۔ کہ ابھی میں بیمار نہیں ہوا تھا۔ کہ دو ڈاکٹروں کو اللہ تعالیٰ نے ایک ہی وقت میں مختلف سمتوں سے بھیجا۔ اور تین تین ماہ کی رخصت لے کر آئے۔ تاکہ ان کے علاج میں کوئی کمی نہ رہ جاوے اس میں بھی ایک بڑا بھاری اتفاق تھا۔ ورنہ ضرورت پر ایک رخصت ملنی اور وقت پر رخصت ملنی محال بلکہ ناممکن ہوتی ہے۔ اور میں ادھر کسی پہاڑ پر جانے کا تھا۔ مولوی صاحب نے خود مجھے قادیان میں بُلایا۔ ان کا وہ خط میں دوسرے موقعہ پر درج کروں گا گویا یہ ایک منشاء ایزدی تھی جس سے میں قادیان پہنچا۔ تھوڑی دن ان کی بیماری کے شروع کے تھے۔ جیسے کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے اور وہ بار بار یہ فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو اور خلیفہ صاحب کو میرے علاج کے لیئے بھیجا ہے۔ اس لیئے اس کے مولوی نور الدین صاحب کی موجودگی ان کے واسطے بڑی بھاری تسکین کا موجب تھی۔ یہ تو دنیاوی سامان علاج تھا جو اللہ تعالےٰ نے ان کو میسر کیا۔ اور ان کے سب کے سب معالج ان سے خاص دلی محبت اور اخلاص رکھنے والے تھے جس سے بڑھ کر بیمار کی تشفی کا موجب اور کوئی امر نہیں ہوتا

۳۔ حضرت اقدس کا خاص فضل

ان سب کے علاوہ ان کے لیئے روحانی اور جسمانی طبیب خود حضرت مسیح موعودؑ تھے۔ اور یہ ایسی تسلی تھی۔ اور ایسا خدا کا فضل تھا۔ کہ کسی بڑے سے بڑے دُنیاوی بادشاہ اور شاہنشاہ کو نصیب ہونا محالات سے ہے کیونکہ دعا کا اثر تب ہی ہوتا ہے۔ جب خاص دلی اضطرار اور تڑپ اس کے شامل حال ہو۔ اور یہ کیفیت بغیر دلی تعلق کے پیدا نہیں ہو سکتی۔ جیسے کہ والدین کی دُعا اپنے بیٹے کے حق میں اکثر قبول ہوتی ہو اسی طرح سے ایک خدا کے برگزیدہ انسان کے دل میں اگر اپنا گھر کرنا اور اس کے دل میں اپنے والدین سے بھی بڑھ کر سوز و گداز پیدا کرنا تب تک نہیں ہو سکتا۔ کہ انسان اپنے آپ کو خدا کے رستہ میں فنا نہ کر دے۔ اور خدا کے رستہ میں جان دینے تک بھی دریغ نہ کرے۔ کیونکہ یہ ماموران خدا کے پیارے لوگ اسی شخص سے پیار اور محبت کرتے ہیں۔ جو خدا سے دنیا اور مافیہا کی سب اشیاء سے زیادہ پیار کرے۔ اور وہی لوگ ان کی حقیقی اولاد اور بیٹوں کے زمرہ میں سمجھے جاتے ہیں۔ جو ان کے روحانی علوم کے وارث ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق قائم کرتے ہیں۔ جس کے مقابلہ دُنیا کے اور سب تعلقات ہیچ ہیں۔

الحمد للہ کہ مولوی صاحب ایک جان نثار اور فدائی مرید کے نمونہ تھے۔ اور ان کے سینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اور حضرت خدا کو راضی کرنے کے لیئے انہوں نے اپنا سب گھر بار چھوڑ دیا۔ اور ان کی یہی آرزو تھی۔ کہ اس مسیح کے قدموں میں۔ اور دین کی خدمت میں جان نکلے۔ سو ایسا ہی ہوا۔ اور اس مبارک اخلاص مند انسان نے اپنی مراد کو پایا۔ اور خدا ہی کے راستہ میں اپنی جان دی۔ اس سے بڑھ کر خوشی اور حمد کا موقعہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس مرحوم کو (اور ہم سب کو) کو آقا اور مرشد اور امام ایسا دیا۔ کہ اس محب مخلص اور مرید صادق کے اخلاص کے مقابلہ میں وہ محبوب تعالیٰ اپنی توجہ اور بذل اور احسان اور ہمدردی اور دلی تعلق اور دلنوازی میں اس محب سے کسی طرح کم نہ رہا۔ حضرت اقدس نے مولوی صاحب کی خاطر اپنا ہر ایک قسم کا آرام ترک کر دیا۔ مولوی صاحب کی علالت سے دو چار روز پہلے حضرت اقدس کے سر میں چوٹ لگنے کے سبب قریب دو سیر کے خون جا چکا تھا۔ جس سے سخت درجہ کی نقاہت تھی۔ کئی روز تک مسجد تک بھی نہ جا سکے اور کئی دن کی بے خوابی تھی۔ اس پر مولوی صاحب کی علالت کی وجہ سے حضرت اقدس بہت سی راتیں نہ سوئے اور ان کی بے چینی کی وہی کیفیت تھی۔ کہ جو والدین کی اپنے عزیز سے عزیز بچہ کی سخت بیماری پر ہوتی ہے۔ بلکہ حضرت اقدس کی محبت مولوی صاحب کے والدین اور ان کے ہر ایک رفیق سے بڑھ کر تھی۔ کیونکہ ان کے والدین بھی بوجہ اپنے ضعف کے بعض وقت سو جاتے تھے اور مولوی صاحب کے کرب و اضطراب کی ان کو خبر نہ ہوتی تھی۔ مگر حضرت اقدس کو مولوی صاحب کی ایسی حالت میں نیند آنی ناممکنات سے معلوم ہوتی تھی۔ حالانکہ حضور کی عمر بھی قریب ستر سال کے ہے علاوہ دوران سر وغیرہ امراض کے بوجہ بہت سے خون نکل جانے کے آپ اور بھی بہت کمزور ہو گئے تھے۔ مگر پھر بھی اپنے آرام پر مرحوم کو آرام پہنچانا مقدم سمجھتے تھے۔ میں نے ایک دن عرض کی۔ کہ حضور خود بہت کمزور ہیں۔ اور حضور کی طبیعت بیمار ہے۔ رات کو کسی وقت آرام فرمالیا کریں۔ تو مجھے جواب میں فرمایا۔ کہ یہ کس طرح سے ممکن ہے۔ کہ ایسا عزیز اور مخلص رفیق ایسی تکلیف اور کرب میں ہو۔ اور بے چین ہو۔ اور میں سو رہوں۔ مجھ سے ایسا نہیں ہو سکتا۔

۴۔ اپنی اولاد سے زیادہ عزیز

حضرت اقدس نے مولوی صاحب کے لیئے یہاں تک دُعا کی۔ کہ کئی دفعہ انہوں نے فرمایا۔ کہ ہم نے اپنی اولاد کے لیئے ایسی دُعا کبھی نہیں کی۔ اور ساتھ ہی یہی فرمایا۔ کہ اگر تقدیر مبرم نہ ہوئی۔ تو ٹل جائے گی۔

مجھے حضرت اقدس کی بیعت سے مشرف ہوئے تیرہ چودہ (قریباً ۱۴) سال کا عرصہ ہوا ہے۔ اس اثنا میں مجھے کئی دفعہ بہت عرصہ حضرت اقدس کی خدمت میں رہنے کا موقعہ ملا ہے۔ اور بارہا میں نے حضرت اقدس کے بچوں کو بہت سخت بیماری کی حالت میں دیکھا ہے۔ بلکہ ایک لڑکی جس کا نام امۃ النصیر تھا۔ وہ شیر خواری کی عمر میں ہی بہت سے دن سخت بیمار رہ کر دو تین سال کا عرصہ ہوا ہے۔ کہ فوت ہوگئی تھی۔ اکثر دفعہ ان بچوں کی سخت بیماری میں حضرت اقدس اپنی اس خاص مہربانی سے جو اس عاجز پر ہے۔ خاکسار کو علاج کے لیئے لاہور سے بلوالیا کرتے تھے۔ اور بعض دفعہ میں خود قادیان ہوتا تھا۔ مگر جہاں تک مجھے علم ہے۔ میں یہ بات حلفاً کہہ سکتا ہوں۔ کہ حضرت اقدس کو کبھی بھی اس قدر تڑپ اور اضطراب اور خدا تعالیٰ کی جناب میں تضرع اور ابتہال نہیں ہوا جتنا کہ مولوی صاحب کی علالت پر ہوا۔ ایک دفعہ مجھے خوب یاد ہے کہ صاحبزادہ میاں مبارک احمد کا بخار ۱۰۶ درجہ کا ہو گیا۔ اور اُسے تشنج شروع ہو گئی۔ اور بے ہوش ہو گیا۔ اس وقت میں قادیان میں موجود تھا۔ اور اس پیارے بچے کے علاج میں مصروف تھا۔ (اللہ تعالےٰ اُسے لمبی عمر عطا فرمادے۔ اور حضرت مسیح کا نمونہ ہو آمین) حضرت اقدس کو اس عزیز فرزند کی یکا یک کی ایسی سخت علالت سے بیشک بڑا اضطراب تھا اور اس کے لیئے دُعا میں مشغول تھے مگر مولوی صاحب کے لیئے حضرت صاحب کے دل میں جو سوز و گداز اور تڑپ مشاہدہ کی۔ وہ اس سے بدرجہا زیادہ تھی جو اپنے بچے کے لیئے ظہور میں آئی۔ (باقی آئندہ)

عام اخبار

انتخاب در انگلینڈ - ہندوستان میں میونسپل کمیٹیوں کے ممبروں کے انتخاب کے وقت جو کچھ ہوتا ہے۔ اس سے آپ لوگ آگاہ ہیں۔ مگر یہ سب انگلینڈ میں انتخاب کے وقت کا ایک ظل ہے۔ آج کل وہاں پارلیمنٹ کے انتخاب کا وقت ہے۔ ۱۲- جنوری کا تار خبر کرتا ہے۔ کہ بعض ممبروں پر کیچڑ گارا پھینکا گیا اور تقریر کے وقت کئی ایک کو عوام نے شور و غل کے ساتھ بیٹھ رہنے پر مجبور کیا۔ پارلیمنٹ پر ایک مضمون اگلے نمبر میں شائع ہوگا۔ (انشاء اللہ تعالےٰ)

ڈوما - روسی رعایا کے باغیوں نے جس پبلک پارلیمنٹ کے بنانے پر بالآخر زار کو مجبور کیا ہے۔ اس کا نام ڈوما ہے۔ اس کا اجلاس اس اپریل سے ہوگا۔ اعلےٰ کمیٹی کے ممبر ۶ / ۱ ہوں گے۔

قرضہ - پہلے تو خبر تھی۔ کہ روس کو فرانس میں قرضہ نہیں ملتا مگر ۱۲ کے تار سے معلوم ہوا۔ کہ فرانس نے روس کو چھتیس کروڑ ساٹھ لاکھ فرنک دینا منظور کیا ہے۔ سود ½ ۵ فی صدی ہوگا۔ فرنک قریباً ۱۲ کا ہوتا ہے۔

بم - مقام طفلس ایک ارمنی مکان سے ایک کاسک پر گولہ پڑا جس سے چار آدمی زخمی ہوئے۔ اور ایک لڑکا مر گیا مکان کا محاصرہ کر کے اڑا دیا گیا۔ اندر کے بموں کے پھٹنے سے تینتیس ۳۳ آدمی مر گئے۔ اور تین ۳ شو زخمی ہو گئے۔

آتشزدگی - شملہ کے بازار میں خوفناک آگ لگی۔ کئی سو گز تک دوکانیں جلکر راکھ ہو گئیں۔ دو لاکھ تک نقصان ہو چکا ہے۔ سینکڑوں دیسی دوکاندار بالکل تباہ اور تنگ ہو گئے۔ خدا کی پناہ۔

آتش زدگی - کاٹھیاواڑ کی ایک ریاست "لیمڈی" کا آتشزدگی سے بالکل تباہ ہو گئی۔ محلات شاہی معہ ساز و سامان جلکر خاکستر ہو گئے۔ محلات کے علاوہ تمام شہر ہی جل گیا۔ لوگ بے خانماں ہو کر دربدر پھر رہے ہیں۔ آگ برابر تین روز تک جلتی رہی۔ نقصان کا اندازہ ستر (۷۰) لاکھ تک کیا گیا ہے۔ والیٔ ریاست کا نام سر جسونت سنگھ جی فتح سنگھ جی ہے۔ والیٔ ریاست اور اس کی رعایا نہایت ہمدردی کے قابل ہے امید ہے۔ کہ گورنمنٹ عالیہ اپنی شاہانہ فیاضی سے کام لے کر اپنا نام روشن کرے گی۔

ڈاکٹر جے ایل اے ایچ آر ڈایم - آر سی - ایس نے زخموں کو راضی کرنے کا ایک نادر طریق ایجاد کیا ہے۔ بجائے مرہم پٹی کرنے کے وہ شیشے کے ٹکڑے کو کاربالک تیل سے بھگو کر زخم پر باندھ دیتے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے۔ کہ ایسا کرنے سے زخم بالکل اچھا ہو جاتا ہے۔ اور کوئی نشان نہیں رہتا۔

۱۱- جنوری کے تار معلوم ہوا۔ کہ برطانیہ میں لبرل ممبر ۲۶۲ کامیاب ہو گئے۔ مزدوروں کے حامی ۴۳ یونینسٹ ۱۱۴ - نیشلسٹ ۷۵ -

فرانس میں نیا پریذیڈنٹ ایم فیلیز مقرر ہوا۔

فرانس نے نئے سال کے اخراجات جنگ میں ۱۸۱۷ کے اشرفی کا اضافہ کیا۔

تصادم ریلوے - ۲۰ - تاریخ کو دو مال گاڑیاں نہایت زور سے ٹکرائیں۔ انجن ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ ۲۴ گاڑیوں کا نقصان ہوا۔ تین آدمی مر گئے۔

آتش زدگی - ۲۰ - تاریخ کو کلکتہ کے ایک کارخانہ میں سخت آتش زدگی ہوئی۔ بہت نقصان ہوا۔

قنوج - ایک پاس والے قریہ میں ایک عورت کے ہاں دو لڑکے اور ایک لڑکی ایک ہی حمل سے پیدا ہوئے۔ اور خدا کے فضل سے آج آٹھ نو روز گذرنے تک صحیح و سالم ہیں تینوں مولود الگ الگ پیدا ہوئے۔ ایک لڑکا چار گھڑی رات گئی ہوا۔ اور دوسرا آدھی رات گذرے۔ تیسری لڑکی چار گھڑی رات رہی۔ تولد ہوئی۔ شان کی خدا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرثیہ وفات جناب مولوی صاحب عبدالکریم مرحوم سیالکوٹی خادم حضرت امام الزمان علیہ السلام

سن سکے یارو خادم عیسائے مریم کی وفات
جان گئی تن سے نکل اور پھر نہیں سوجھی حیات

بلبل شیریں لوائے گلستان قادیان
عنصری تن کے قفس سے جب اڑی پا کر نجات

مدح خوان شاخسار باغ جنت بن گئی
از طفیل احمد ثانی و فضل پاک ذات

یعنی حضرت مولوی عبدالکریم اہل علوم
جن کے خوش الحان کا چرچا تھا میان شش جہات

طالب حق انتخاب مومنان رحم دل
عاشق زہد و عبادت شائق صوم و صلات

تھا ہمین تاج سلیمان ایک بیضہ مور کا
لحن داؤدی سے سنکر سورۂ والمرسلات

دار فانی سے ہوئے جب راہیٔ ملک بقا
زندگی میں ہی سر دنیا و دون پر مار لات

شاہ کے قدموں کے نیچے درمیان قادیان
چھوڑ کر کے سیالکوٹ آئے تھے وہ نیکو صفات

حال پرسان مسافر دستگیر بے کسان
اور محرر پیشگاہ حضرت شیریں لغات

تلخ دارو بہر درد شیعیت تھا کلام
اہل سنت کو تھا ان کی بات میں لطف نبات

اہل فارس دم بخود تھے سنکر گفتگو
یورپین حیران تھے انگریزی میں جب کی تھی بات

اور پنجابی کو پنجابی تھی باعث رشک کا
چشم سکان عرب کو بند کرتی تھی لغات

نغمۂ صل علےٰ بر لب عنادل کہہ دیئے
آشیان ہے گلشن فردوس میں ہر ایک پات

کیا زبردستی کل من علیہا فان سے
چاک ملک الموت کا ہی ہے گریبان حیات

کل نفس ذائقۃ الموت کی آیت صریح
نوع انسان کی طرف کرتی ہے ایمائے ممات

قصۂ غم یاد آیا شاک لکھتے وقت اور
یعنی راوی نے لکھا ہے مار کے سینہ پہ لات

فاتحہ جنت سے پڑھنے آئی روح پنجتن
مر گئے معصوم پیاسے جب لب نہر فرات

وہ پریشان جنگل اور گرمی نصف النہار
اور وہ لو بہونے ہوئے لاشوں کی وارث کالی رات

بیکفن نازک بدن غلطان بخاک کربلا
چھوٹی چھوٹی میتیں آلودہ خون گل صفات

واقعۂ جانگاہ کو بھی دیکھ زندہ رہ گئے
حضرت عیسیٰ کو یارب کیا ہو اب لطف حیات

وہ خدا ہے یا فرشتہ یا ہے اجرام فلک
کیونکہ انساں کے لیئے تو ہیں لازم ہے وفات

گر غم آل عبا میں نا سہی یوں ہی سہی
ہر طرح سے پیروئے انبیا رہے یہ فاتحہ

ہے ستم اٹھے جنازہ سید کونین کا
بن کے خادم شاد بیٹھے اور وہ ہوں دحیات

اے اولی الابصار جائے غور ہے غصہ نہیں
کس نے جاری کر دیئے یہ بے سر و پا مسئلات

پڑھ شروع سے آیت انا الیہ راجعون
ختم کر قربان تو کہدے کل رد جو ہیں مہملات

خاکسار سید قربان علی معافیدار مالیر کوٹلہ
معروضہ ۶- جنوری ۱۹۰۶ء

چار والے خریداروں کی درخواستیں بمعہ قیمت آنی چاہئیں۔

عام اخبار

انتخاب ممبران انگلینڈ۔ ہندوستان میں میونسپل کمیشنوں کے ممبروں کے انتخاب کے وقت جو کچھ ہوتا ہے۔ اس سے آپ لوگ آگاہ ہیں۔ مگر یہ سب انگلینڈ میں انتخاب کے وقت کا ایک ظل ہے۔ آج کل وہاں پارلیمنٹ کے انتخاب کا وقت ہے۔ ۱۲ - جنوری کا تار خبر کرتا ہے۔ کہ بعض ممبروں پر کیچڑ گارا پھینکا گیا اور تقریر کے وقت کئی ایک کو عوام نے شور وغل کے ساتھ بیٹھ رہنے پر مجبور کیا۔ پارلیمنٹ پر ایک مضمون اگلے اخبار میں شائع ہوگا۔ (انشاء اللہ تعالےٰ)

ڈوما۔ روسی رعایا کے باغیوں نے جس پبلک پارلیمنٹ کے بنانے پر بالآخر زار کو مجبور کیا ہے۔ اس کا نام ڈوما ہے۔ اس کا اجلاس اس اپریل سے ہوگا۔ لٹل کمیٹی کے ممبر ۶۰۷ ہوں گے۔

قرضہ۔ پہلے تو خبر تھی۔ کہ روس کو فرانس میں قرضہ نہیں ملتا مگر ۱۲ کے تار سے معلوم ہوا۔ کہ فرانس نے روس کو چھتیس کروڑ ساٹھ لاکھ فرنک دینا منظور کیا ہے۔ سود ۵ ½ فی صدی ہوگا۔ فرنک قریباً ۱۲ کا ہوتا ہے۔

بمب۔ مقام طفلس ایک ارمنی مکان سے ایک کاسک پر گولہ پڑا جس سے چار آدمی زخمی ہوئے۔ اور ایک لڑکا مر گیا مکان کا محاصرہ کر کے اڑا دیا گیا۔ اندر کے بمبوں کے پھٹنے سے تینتیس ۳۳ آدمی مر گئے۔ اور تین ۳ سو زخمی ہو گئے۔

آتشزدگی۔ شملہ کے بازار میں خوفناک آگ لگی۔ کئی سوگز تک دوکانیں جلکر راکھ ہو گئیں۔ دو لاکھ تک نقصان ہو چکا ہے۔ سینکڑوں دینی گودکاندار بالکل تباہ اور تنگ ہو گئے۔ خدا کی پناہ۔

آتش زدگی۔ کاٹھیاواڑ کی ایک ریاست "لیمڈی" آتشزدگی سے بالکل تباہ ہو گئی۔ محلات شاہی معہ ساز وسامان جلکر خاکستر ہو گئے۔ محلات کے علاوہ تمام شہر ہی جل گیا۔ لوگ بے خانماں ہو کر در بدر پھر رہے ہیں۔ آگ برابر تین روز تک جلتی رہی۔ نقصان کا اندازہ ستر (۷۰) لاکھ تک کیا گیا ہے۔ والیٔ ریاست کا نام سر جسونت سنگھ جی فتح سنگھ جی ہے۔ والیٔ ریاست اور اس کی رعایا نہایت ہمدردی کے قابل ہے امید ہے۔ کہ گورنمنٹ عالیہ اپنی شاہانہ فیاضی سے کام لے کر اپنا نام روشن کرے گی۔

ڈاکٹر جے ایل اے ایمار ڈ ایم۔ آر سی۔ ایس نے زخموں کو راضی کرنے کا ایک نادر طریق ایجاد کیا ہے۔ بجائے مرہم پٹی کرنے کے وہ شیشے کے ٹکڑے کو کاربالک تیل سے بھگو کر زخم پر باندھ دیتے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے۔ کہ ایسا کرنے سے زخم بالکل اچھا ہو جاتا ہے۔ اور کوئی نشان نہیں رہتا۔

۱۱ - جنوری کے تار معلوم ہوا۔ کہ برطانیہ میں لبرل ممبر ۲۶۲ کامیاب ہو گئے۔ مزدوروں کے حامی ۴۳ یونیونسٹ ۱۱۳ - نیشنلسٹ ۷۹ -

فرانس میں نیا پریذیڈنٹ ایم فیلیز مقرر ہوا۔

فرانس نے نئے سال کے اخراجات جنگ میں ۱۳۱۱ کمہ اشرفی کا اضافہ کیا۔

تصادم ریلوے۔ ۲۰ - تاریخ کو دو مال گاڑیاں نہایت زور سے ٹکرائیں۔ انجن ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ ۴۲ گاڑیوں کا نقصان ہوا۔ تین آدمی مر گئے۔

آتش زدگی۔ ۲۰ - تاریخ کو کلکتہ کے ایک کارخانہ میں سخت آتش زدگی ہوئی۔ بہت نقصان ہوا۔

قنوج۔ ایک پاس والے قریہ میں ایک عورت کے ہاں دو لڑکے اور ایک لڑکی ایک ہی حمل سے پیدا ہوئے۔ اور خدا کے فضل سے آج آٹھ نو روز گذرنے تک صحیح وسالم ہیں تینوں مولود الگ الگ پیدا ہوئے۔ ایک لڑکا چار گھڑی رات گئی ہوا۔ اور دوسرا آدھی رات گذرے۔ تیسری لڑکی چار گھڑی رات رہی۔ تولد ہوئی۔ شان کی خدا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرثیہ وفات جناب مولوی صاحب عبد الکریم مرحوم سیالکوٹی خادم حضرت امام الزمان علیہ السلام

سُنئے یارو خادم عیسائے مریم کی وفات
جان گئی تن سے نکل اور پر نہیں سوجھی حیات
بلبل شیریں لوائے گلستان قادیان
عنصری تن کے قفس سے جب اُڑی پاکر نجات
مدح خوان شاخسار باغ جنت بن گئی
از طفیل احمد ثانی وفضل پاک ذات
یعنی حضرت مولوی عبد الکریم اہل علوم
جن کے خوش الحان کا چرچا تھا میان شش جہات
طالب حق انتخاب مومنان رحم دل
عاشق زہد وعبادت شائق صوم وصلات
تھا ہمیں تاج سلیمان ایک بیضہ مور کا
لحن داؤدی سے سنکر سورۂ والمرسلات
دار فانی سے ہوئے جب راہی ملک بقا
زندگی میں ہی سرد گیا دُوں پر مار لات
شاہ کے قدموں کے نیچے درمیان قادیان
چھوڑ کر کے سیالکوٹ آئے تھے وہ نیکو صفات
حال پرسان مسافر دستگیر بے کساں
اور ہمرِ پیشگاہ حضرت شیرین نکات
تیغ دار وہر در دشیعیت تھا کلام
اہل سنت کو تھا ان کی بات میں لطف نبات
اہل فارس دم بخود ہوتے تھے سنکر گفتگو
یورپ میں حیران تھے انگریزی میں جب کی تھی بات
اور پنجابی کو پنجابی تھی باعث رشک کا
چشم سکان عرب کو بند کرتی تھی ثبات
نغمۂ صل علےٰ ہر لب عنادل کے لئے
آشیان ہے گلشن فردوس میں ہر ایک پات
کیا زبردستی کل من علیہا فان سے
چاک ملک الموت کا بھی ہے گریبان حیات
کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کی آیت صریح
نوع انسان کی طرف کرتی ہے ایمائے ممات
قصۂ غم یاد آیا اشک بہتے وقت اور
یعنی راوی نے لکھا ہے مار کے سینہ پہ ہات
فاتحہ جنت سے پڑھنے آئی روح پنجتن
مر گئے معصوم پیاسے جب لب نہر فرات
وہ پریشان جنگل اور گرمی نصف النہار
اور وہ گو بہونے ہوئے لاشوں کی وارث کالی رات
بیکفن نازک بدن غلطاں بخاک کربلا
چھوٹی چھوٹی میتیں آلودہ خون گل صفات
واقعۂ جانکاہ کو بھی دیکھ زندہ رہ گئے
حضرت عیسیٰ کو یارب کیا ہوا ب لطف حیات
وہ خدا ہے یا فرشتہ یا ہے اجرام فلک
کیونکہ انسان کے لئے تو ہیں لازم ہے وفات
گر غم آل عبا میں نا سہی یوں ہی سہی
ہر طرح سے پیرویٔ انبیا ہے یہ ثبات
ہے ستم اُٹھے جنازہ سید کونین کا
بن کے خادم شاد بیٹھے اور وہ پیودے حیات
اے اولی الابصار جائے غور ہے غصہ نہیں
کس نے جاری کر دیئے یہ بے سروپا مسئلات
پڑھ شروع سے آیت انا الیہ راجعون
ختم کر قربان تو کہدے کل روحوں پر صلات

خاکسار سید قربان علی معافیدار مالیر کوٹلہ
معروضہ ۶ - جنوری ۱۹۰۶ء

باہر والے خریداروں کی درخواستیں بمعہ قیمت آنی چاہئیں۔

کشتہ جات و اعمال شگرف و نشمت

در تکلیس و تعدد قایم و حملان و اکسیر اجساد و اجسام وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو نا قدر دانون کے ہاتھوں سالہا سال کی بے احتیاطیون کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی تھی۔ حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی۔ چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ ایک نسخے اپنے تجربہ میں لائے۔ جن کو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت میں دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اور اس کتاب کے مصنف نامی گرامی و مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر بادشاہ گر صاحب ہیں۔ کہ جنہوں نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑون کی مجاوری اور اکسیری بوٹیون کی تلاش میں صرف کی ہے۔ اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے۔ اور جو کیمیاگری کیلئے ضرب المثل ہیں۔ حکیم صاحب ممدوح نے بدین خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی بہ تعداد محنت یون ضائع ہو۔ اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے ایسی کتاب کا سخت محنت اور بصرف زر کثیر و بکر ترجمہ طبع کرایا ہے۔ اس کتاب میں اعمال شمسی و قمری و حملان وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات مندرج ہیں کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھوں روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونی ناممکن ہیں۔ اخیر میں حکیم صاحب ممدوح نے بکمال دیانتداری کے ساتھ چند ایک اپنے مجرب و معمولہ نسخے بھی درج فرمائے ہیں۔ ان سب خوبیوں پر قیمت علاوہ محصول عہ ہے اور مینیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور سے مل سکتی ہے۔

رسالہ کشتہ جات

جس میں ہر ایک دھات اور اپدھات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنے کی نہائت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہیں۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونے کی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر میں چند مفید ادویات کے مدبر کرنے اور ان کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہیں حجم ۶۲ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ر معہ محصولڈاک

خواص قرآنی ۔ المسمیٰ بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب میں قرآن شریف کی تمام سورتوں کے خواص منافع و فضائل و اعداد حروف و آیات و جائے نزول وغیرہ وغیرہ نہائت وضاحت کے ساتھ درج ہیں۔ اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہیں ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بنا وے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر۔ تینوں کتابوں کو خریدار کو محصولڈاک و خرچ وی پی وغیرہ معاف۔

المشتہر مینیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور

نہائت ہی مفید اور ضروری کتابیں مولفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** ۔ جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسایل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توراۃ و انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہائت عمدہ ہے شیرین بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلا جلد ۵ مجلد ۶
(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کے صورت میں تمام ترجمہ اور مضامین وہی ہیں طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد ۳ مجلد ۴
(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** ۔ طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد ۸
(۴) تذکرۃ القرآن ۔ ابتدائی ۱۸۹۹ء [illegible] قیمت ۲ مجلد ۲
(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۸ر (۶) تفسیر پارہ عم قیمت ۸ر
(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۸ر۔ (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشتاق ہو سکتا ہے قیمت ۸ر
(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ مع قطعات جسمانی (۳) علم دواسازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلق عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت ۱۰ مجلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک (۱۰) **میڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی** ۔ زیر طبع ہے قیمت ۱۰ مجلد ۱۲ (۱۱) **مفید عام** ۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں مرض کیساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ماہیت کامل طور پر درج کر دیگئی ہے۔ پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمۃ ۲ (۱۲) **تشخیص الامراض** ۔ اسمیں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت ۸ر (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان** ۔ اس میں ان تمام دکھوں کا علاج ہے۔ جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہیں یا نادان دائیوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ۸ر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱** ۔ اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور الہام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۸ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲** ۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے ملاحظان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی ۔ یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ر ہے۔

سنون دندان ۔ لو اب کسی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑھے میں درد ہو۔ یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں۔ منہ سے بدبو آوے۔ دانت میں بس ایک دفعہ لگائیے۔ پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ قیمت ۸ر

سونے چاندی کی گولیاں ۔ یہ وہ اسم بامسمیٰ ہیں جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں۔ یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے۔ وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں۔ پس کمزور کو آب حیات ہیں۔ قیمت سات عدد حبوب ۶

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلبگڈہ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے جو ہر روز باتصویر چھپتا ہے۔ ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے۔ تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں۔ اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول و بے لاگ ہیں

اسی لئے

تمام حلقوں میں نہائیت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے۔ اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی صرف ۱۲ (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے

درخواستوں کا پتہ

مینیجر پیسہ اخبار لاہور

عمدہ و مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں۔

بمبر پریس قادیان میں میاں معراج الدین صاحب عمر کے لئے چھاپا گیا۔